SAT.12.April 2025
VOLUME:20 NO:90
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4+4=8

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز ہفتہ 12/اپریل 2025
جلد:20 شمارہ: 90
13/شوال المکرم 1446ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com−Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

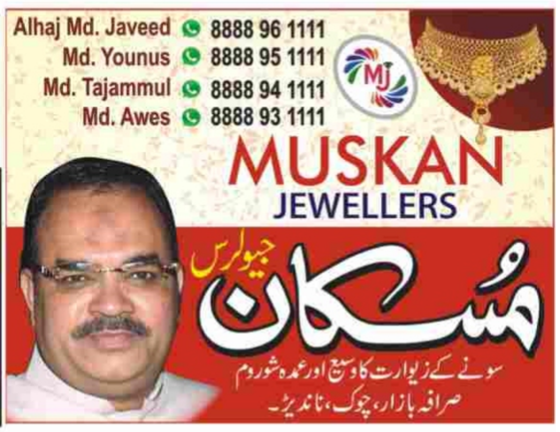

جعلی ووٹر کارڈ کے خلاف ترنمول کانگریس نے ریاست گیر مہم چلانے کا فیصلہ کیا

ووٹروں کی تصدیق کا عمل جلد ہوگا شروع

کولکاتا: مغربی بنگال میں جعلی ووٹروں کے اندراج کے الزامات کے درمیان ترنمول کانگریس نے ریاست کے 453,80 پولنگ بوتھوں پر ووٹروں کی تصدیق کا عمل شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ مہم پہلا بھیساکھ (15 اپریل) کے بعد شروع ہونے کی توقع ہے اور یہ الیکشن کمیشن (ای سی) کی طرف سے ووٹرز کی حتمی نظر ثانی مکمل ہونے تک جاری رہے گی، جو اس سال دسمبر کے آخر یا اگلے سال جنوری تک ہوگی۔ مارچ-اپریل میں بنگال میں اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں، اس لیے ترنمول کانگریس کا مقصد اس سے قبل جعلی ووٹر شناختی کارڈ کو سسٹم سے ہٹانا ہے۔ پارٹی نے بوتھ لیول ایجنٹ-1 (بی ایل اے) مقرر کیا ہے جو ضلعی سطح پر اس عمل کی نگرانی کرے گا۔ ریاست کے ہر بوتھ کے لیے ترنمول نے ایک بی ایل اے-2 مقرر کیا ہے جو اپنے بوتھ میں ووٹرز کی شناخت اور ووٹرز کی حیثیت کے مطابق فہرست میں ترمیم کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ ترنمول کانگریس کے ذرائع نے بتایا انٹرایکٹو پلیٹ فارم کے طور پر ایک ایپ ڈیزائن کی گئی ہے جو ریئل ٹائم ووٹر تصدیق، زمین پر ایجنٹس کی طرف سے جیوٹیگ اپ ڈیٹس کو فعال کرے گی۔ بی ایل اے-2 اور ان کے سپروائزرز کے لیے تربیتی پروگرام کچھ اضلاع میں پہلے ہی شروع ہو چکا ہے۔ ایپ میں صارف کے تعامل کے لیے ایک ریڈٹ جیسا فیچر بھی شامل ہوگا اور ووٹر لسٹ کی تصدیق اور پارٹی کی سرگرمیوں پر اپ ڈیٹس، تصاویر اور ویڈیوز فراہم کرے گا۔ ایپ بی ایل اے-2 کو لاگ ان کرنے پر اس دن کے لیے گھروں کی تعداد کے بارے میں ہدایات دے گی جن کا انہیں دورہ کرنا ہے۔ وہ پچھلی انتخابی فہرست اور الیکشن کمیشن کی طرف سے شائع کردہ اپ ڈیٹ شدہ فہرست کے ساتھ لیس ہوں گے اور انہیں تفویض کردہ بوتھ میں رہنے والے ہر ووٹر کے بارے میں معلومات جمع کرنے ہوں گے۔ جمعرات کو مرشد آباد میں منعقدہ تربیتی پروگرام میں تقریباً 3 ہزار سے زائد ترنمول کارکنوں نے شرکت کی۔ تربیتی کیمپ میں ایپ کے ذریعے ناموں میں تضاد کی شناخت، اضافہ یا حذف کرنے کے بارے میں ایک ویڈیو دکھائی جا رہی ہے۔ ترنمول کانگریس کے ممبر اسمبلی اپوبا سرکار نے بتایا کہ اپچل (مقامی)، بلاک اور ضلعی سطح پر جانچ پڑتال کمیٹیاں موجود ہیں۔ ہر سطح پر ذمہ دار شخص ووٹرز کے بارے میں معلومات جمع کرے گا کہ آیا وہ اب بھی وہاں رہ رہے ہیں یا کہیں اور چلے گئے ہیں، یا کوئی فوت ہو گیا ہے۔ بی ایل اے-2 گھر گھر سروے کریں گے، خاندان کے افراد اور پڑوسیوں سے کسی خاص ووٹر کے ٹھکانے کے بارے میں بات کریں گے۔ سرکار نے کہا کہ مرشد آباد میں پہلا گھر گھر سروے اس وقت کیا گیا جب ممتا بنرجی نے 27 فروری کو نیتاجی انڈور اسٹیڈیم میں منعقدہ تنظیمی اجلاس کے دوران اس مسئلے کو اٹھایا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے الزام لگایا تھا کہ پنجاب، ہریانہ اور اتر پردیش سے 500,6 سے 7 ہزار ووٹرز کی شناخت ایک ہی ووٹر کارڈ نمبر کے ساتھ مرشد آباد کے ووٹرز کے طور پر کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس مشق سے ہم ووٹرز کی فہرست سے جعلی اور فوت شدہ ووٹرز کو ہٹانے کی توقع رکھتے ہیں۔ تقریباً ایک ماہ قبل ترنمول کانگریس کے جنرل سکریٹری اور ڈائمنڈ ہاربر کے رکن پارلیمنٹ ابھشیک بنرجی نے ووٹر تصدیق کے عمل پر کام کرنے کے لیے بلاک سے ضلعی سطح تک بنیادی کمیٹیاں بنانے کا اعلان کیا تھا۔ پچھلے ایک ماہ کے دوران ترنمول کانگریس نے ووٹرز کے ذہنوں میں اس مسئلے کو زندہ رکھنے کی کوششوں کو دوگنا کر دیا، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں اس مسئلے کو اٹھانے کی متعدد کوششیں کی گئیں ہیں اور چیف الیکشن کمشنر اور دیگر پول پینل حکام کے ساتھ ملاقاتوں میں بھی اسے اٹھایا۔ ترنمول کانگریس کے مدناپور سے رکن اسمبلی اور ضلعی صدر سوجوئے ہزارا نے کہا کہ ووٹرز کی فہرست کی جانچ پڑتال کئی سالوں سے سست روی کا شکار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اقتدار میں آنے سے پہلے یہ کام کافی مستعدی سے کیا جاتا تھا۔ 2011 کے بعد اس میں کوششوں کی کمی رہی۔ کئی بار الیکشن کمیشن کے خصوصی کیمپوں میں پولنگ حکام موجود نہیں ہوتے تھے۔ چونکہ ہمارے نمائندے بھی غائب تھے، ہمیں پتہ نہیں چلا۔ یہ نظام پورے تصدیقی عمل کو منظم کرتا ہے۔ا

ممبئی حملہ، لشکر طیبہ، آئی ایس آئی کنکشن

تہوّر رانا سے این آئی اے پوچھنے والی ہے کئی اہم سوالات!

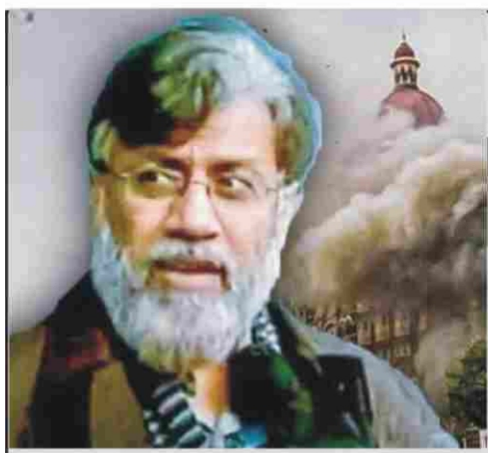

نئی دہلی: ممبئی میں ہوئے 11/26 والے حملہ کے کلیدی ملزم تہوّر رانا کی حراست این آئی اے کو مل گئی ہے، اور ایجنسی نے جمعہ کے روز پوچھ تاچھ شروع بھی کر دی۔ تہوّر کو امریکہ سے ہندوستان لایا گیا ہے، اور ایئر پورٹ پر پہنچتے ہی اسے حراست میں لے لیا گیا۔ ذرائع کے مطابق 11/26 حملوں کا منصوبہ بنانے میں تہوّر کے کردار، پاکستان کی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی کے ساتھ اس کے تعلقات اور دہشت گرد تنظیم لشکر طیبہ کے ساتھ اس کے روابط کو لے کر خفیہ ایجنسی نے سوالات پر مبنی ایک طویل فہرست تیار کی ہے۔ ذرائع کے حوالے سے میڈیا میں آ رہی خبروں میں بتایا جا رہا ہے کہ این آئی اے پہلے دور کی پوچھ تاچھ میں تہوّر رانا کے اہل خانہ کے بیک گراؤنڈ سے متعلق سوال پوچھے گی۔ اس کے بعد 11/26 حملے میں اس کے کردار کو لے کر سوالات کیے جائیں گے۔ پوچھ تاچھ کے پیش نظر ایک ڈائری تیار کی جائے گی اور بعد میں اس کا ڈسکلوزر اسٹیٹمنٹ ریکارڈ کیا جائے گا۔ پوچھ تاچھ کے دوران یہ خیال رکھا جائے گا کہ وہ کسی طرح سے خود کو نقصان نہ پہنچائے۔ قابل ذکر ہے کہ 64 سالہ تہوّر رانا کو جمعرات کی شام ایک خصوصی طیارہ سے دہلی لایا گیا اور این آئی اے نے انھیں فوراً گرفتار کر لیا۔ دیر رات پٹیالہ ہاؤس کورٹ کی ایک خصوصی عدالت کے سامنے اسے پیش کیا گیا، جس نے 29 اپریل تک این آئی اے کی حراست میں بھیج دیا۔ ڈی آئی جی جیا رائے کی قیادت میں این آئی اے افسران کی 12 رکنی ٹیم، جنھوں نے تہوّر رانا کو بحفاظت ہندوستان لانے میں اہم کردار ادا کیا، انھیں پوچھ تاچھ کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اس حراستی مدت کے دوران این آئی اے نے وسیع پوچھ تاچھ کا منصوبہ تیار کیا ہے تاکہ ہر طرح کی سازش کے بارے میں پتہ کیا جا سکے۔ بتایا جا رہا ہے کہ جانچ کرنے والے افسران خاص طور سے یہ جانکاری حاصل کرنے کی کوشش کریں گے کہ تہوّر کو فنڈنگ کہاں سے مل رہا تھا۔ سلیپر سیل سے اس کے تعلقات اور اس کے کاروباری ساتھیوں کی شناخت بھی پوچھی جائے گی۔ اس پوچھ تاچھ سے قبل این آئی اے ہیڈ کوارٹر میں تہوّر کو ایک سخت سکیورٹی والے لاک اپ میں رکھا گیا ہے۔ 24 گھنٹے سکیورٹی گارڈ جیسی سہولیات اسے دی گئی ہیں تاکہ پوچھ تاچھ سے بچنے کے لیے وہ خود کو نقصان نہ پہنچائے۔ حراست میں پوچھ تاچھ ختم ہونے کے بعد رانا کو دہلی واقع تہاڑ جیل میں رکھا جائے گا، جہاں اس کی آمد کو پیش نظر رکھتے ہوئے سخت سکیورٹی انتظامات کیے گئے ہیں۔

'نریندر مودی سے معیشت سنبھل نہیں رہی'، صنعتی پیداوار میں زبردست گراوٹ پر کانگریس کا حملہ

نئی دہلی: ہندوستان میں صنعتی پیداوار (انڈسٹریل پروڈکشن) 6 ماہ کی ذیلی سطح پر پہنچ گئی ہے۔ یہ خبر سامنے آنے کے بعد کانگریس نے مرکز کی مودی حکومت کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ کانگریس نے وزیر اعظم نریندر مودی پر سنگین الزام عائد کیا ہے کہ ان سے ملک کی معیشت سنبھل ہی نہیں رہی ہے۔ اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر کانگریس نے ہندی نیوز پورٹل 'منی کنٹرول' کی ایک خبر کا اسکرین شاٹ شیئر کیا ہے، جس کا عنوان ہے 'فروری میں صنعتی پیداوار نے کیا مایوس، شرح ترقی سست پڑ کر 6 ماہ کی ذیلی سطح پر'۔ اس اسکرین شاٹ کے ساتھ پارٹی نے لکھا ہے کہ ''ملک کی معیشت کے لیے بے حد بری خبر آئی ہے۔ انڈسٹریل پروڈکشن میں زبردست گراوٹ دیکھنے کو ملی ہے۔'' اس پوسٹ میں کانگریس نے صنعتی پیداوار کی خراب صورت حال کی جانکاری دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ''فروری میں صنعتی پیداوار کی شرح ترقی صرف 9.2 فیصد رہ گئی ہے۔ گزشتہ سال فروری میں یہ 6.5 فیصد تھی۔ یہ 6 ماہ کی ذیلی سطح ہے۔ سب سے زیادہ مار مینوفیکچرنگ، کانکنی اور بجلی کے شعبہ پر پڑی ہے۔'' تینوں شعبوں کی کارکردگی بھی کانگریس نے پیش کی ہے، اور بتایا ہے کہ مینوفیکچرنگ شرح ترقی 9.4 فیصد سے گر کر 9.2 فیصد، کانکنی شرح ترقی 1.8 فیصد سے گر کر 6.1 فیصد، بجلی شرح ترقی 6.7 فیصد سے گر کر 6.3 فیصد پہنچ گئی۔'' صنعتی شرح ترقی کی کمی پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کانگریس کا کہنا ہے کہ ''صنعتی شرح ترقی کم ہونے کا مطلب ہے ملک کی معیشت صحیح راستے پر نہیں ہے، اور اس کا اثر عوام پر پڑے گا۔ آنے والے وقت میں بے روزگاری مزید بڑھے گی، جس کی وجہ سے لوگ معاشی بحران سے پریشان ہوں گے۔'' پارٹی نے مزید لکھا ہے کہ ''ہندوستان میں ابھی 100 کروڑ لوگ معاشی بحران سے گزر رہے ہیں۔ یہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ حالات مزید بدتر ہونے والے ہیں۔'' وزیر اعظم کو کٹہرے میں کھڑا کرتے ہوئے یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ''نریندر مودی سے معیشت سنبھل نہیں پا رہی۔ ان کی پالیسیاں ملک کو ہر شعبہ میں نقصان پہنچا رہی ہیں۔ مودی ہر شعبہ میں فلاپ ثابت ہوئے ہیں۔''

وقف ترمیمی قانون کے خلاف آج پھر ملک بھر میں ہوا مظاہرہ

نمازِ جمعہ کے بعد کئی مساجد کے باہر پرامن احتجاج

نئی دہلی: وقف ترمیمی قانون کے خلاف ملک کی کئی ریاستوں میں آج پھر احتجاجی مظاہرہ دیکھنے کو ملا۔ جمعہ کی وجہ سے کئی مساجد کے باہر پرامن احتجاج کرتے ہوئے لوگ دکھائی پڑے، جو بازوؤں پر سیاہ پٹی باندھ کر اور بینر ہاتھ میں لے کر خاموشی سے اپنی ناراضگی ظاہر کر رہے تھے۔ کئی مقامات پر نمازِ جمعہ کے بعد مسلم طبقہ انسانی زنجیر بنا کر بھی احتجاجی مظاہرہ کرتا ہوا دکھائی دیا۔ مغربی بنگال، مدھیہ پردیش، ممبئی، سری نگر، بہار سمیت مختلف ریاستوں میں اس قانون کے خلاف مسلم تنظیموں سے منسلک افراد سڑکوں پر اترے اور وقف قانون میں کی گئی ترمیم کو واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ کولکاتا واقع عالیہ یونیورسٹی کے طلبا نے 11 اپریل کو نئے وقف قانون کے خلاف ریلی نکالی اور اسے واپس لینے کا مطالبہ کرتے ہوئے نعرہ بازی بھی کی۔ ان طلبا نے کیمپس کے اندر ہی یہ احتجاجی مارچ کیا۔ خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کی رپورٹ کے مطابق اس مارچ میں شامل ایک طالب علم نے کہا کہ بی جے پی 'سب کا ساتھ، سب کا وکاس' کی بات کرتی ہے، لیکن ایک طبقہ کے ساتھ تفریق والا رویہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ ممبئی میں بھی کئی مقامات پر وقف ترمیمی قانون کے خلاف احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ اے آئی ایم آئی ایم کے کارکنان نے بھی جمعہ کی نماز کے بعد احتجاجی مظاہرہ کیا۔ ممبئی کے بائیکولا واقع چشتی ہندوستانی مسجد میں مظاہرہ کر رہے اے آئی ایم آئی ایم لیڈر وارث پٹھان اور دوسرے دیگر پارٹی کارکنان کو پولیس نے حراست میں بھی لے لیا۔ پولیس نے بتایا کہ مظاہرہ کرنے کی اجازت نہیں تھی، اس لیے انھیں حراست میں لیا گیا ہے۔ اس تعلق سے وارث پٹھان نے کہا کہ ''بائیکولا مسجد کے ٹرسٹیوں نے ہمیں مودی حکومت کی طرف سے لائے گئے سیاہ وقف قانون کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کے لیے مدعو کیا تھا۔ ہمارا پرامن احتجاج پورے ملک میں جاری رہے گا، کیونکہ معاملہ سپریم کورٹ میں ہے اور 16 اپریل کو سماعت ہوگی۔ ہم چاہتے ہیں کہ قانون کو اسی طرح واپس لیا جائے، جس طرح سیاہ زرعی قوانین کو منسوخ کیا گیا تھا۔'' اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں شیعہ طبقہ کے لوگوں نے وقف قانون کے خلاف اپنا احتجاج درج کرایا۔ جمعہ کی نماز کے بعد شیعہ مذہبی پیشوا کلب جواد کی قیادت میں احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ مظاہرہ کر رہے لوگ ہاتھوں میں تختی لے کر آئے تھے، جس میں وقف ترمیمی قانون کے خلاف سلوگن لکھا ہوا تھا۔ جموں و کشمیر میں بھی لوگوں نے اپنا احتجاج وقف ترمیمی قانون کے خلاف درج کیا۔ سری نگر میں پی ڈی پی کی قیادت میں احتجاجی مظاہرہ ہوا جس میں مرکزی حکومت پر مسلمانوں کو حاشیے میں رکھنے کا الزام عائد کیا گیا۔ راجستھان اور بہار میں بھی کئی مساجد کے باہر نمازِ جمعہ کے بعد مسلم طبقہ وقف ترمیمی قانون کے خلاف مظاہرہ کرتا ہوا دکھائی دیا۔ راجستھان کے جے پور میں نعرے بازی بھی دیکھنے کو ملی۔ جے پور واقع قریشیان مسجد کے باہر بڑی تعداد میں لوگ مظاہرے میں شامل ہوئے۔

کئی دنوں کی بدحالی کے بعد شیئر بازار میں لوٹی رونق، سنسیکس میں 1310 پوائنٹس کا اُچھال درج، نفٹی میں بھی خریداری تیز

ممبئی: رواں ہفتہ کے آخری کاروباری دن شیئر بازار میں رونق دیکھنے کو ملی۔ گزشتہ کچھ دنوں سے شیئر مارکیٹ میں کئی مواقع پر تباہی جیسے حالات دیکھنے کو ملے تھے، لیکن آج صبح پری-اوپن سے ہی بازار میں مثبت ماحول دیکھنے کو ملا۔ 11 اپریل کو بی ایس ای سنسیکس 1310 پوائنٹس اچھل کر 75157 پر کلوز ہوا۔ نفٹی میں بھی خریداری کا ماحول دیکھنے کو ملا اور یہ 429 پوائنٹس چڑھ کر 22828 پر بند ہوا۔ امریکی صدر ٹرمپ کے ذریعہ ٹیرف میں 90 دنوں کی نرمی دیے جانے کی خبر کے سبب آج ہندوستانی شیئر بازار میں یہ رونق دیکھنے کو ملی۔ حالانکہ غیر ملکی شیئر مارکیٹ، مثلاً امریکی شیئر بازار اور ایشیائی شیئر بازار میں زبردست بکوالی دیکھنے کو ملی تھی۔ ایسا کہا جا سکتا ہے کہ غیر ملکی شیئر بازاروں کا اثر ہندوستانی شیئر بازار پر دیکھنے کو نہیں ملا۔ بی ایس ای سنسیکس میں 11 اپریل کو گریویٹا، اینوکس گرین، آریون پرو، سرڈاین اور سیرما ٹاپ گینرس بنے، جبکہ متھوٹ فائنانس، آئی سی آئی سی جی آئی، وکرانگی، جیوتی لیب اور ایس ایف ایل ٹاپ لوزرس کی فہرست میں شامل ہوئے۔ نفٹی کی بات کریں تو ٹریبھارا، کیملن فائن، گولڈیام، بنانی انڈ، گریویٹا ٹاپ گینرس میں شامل ہوئے اور راج ٹی وی، آرجیسپ، آر وی ایچ ایل، متھوٹ فائنانس، کیسورامائنڈ ٹاپ لوزرس کی فہرست میں رہے۔ آج صبح سے ہی شیئر بازار میں ریکوری کا ماحول بنتا ہوا نظر آیا۔ این ایس ای نفٹی کے تقریباً سبھی سیکٹر میں خریداری رہی ہے۔ نفٹی کے میٹل سیکٹر سب سے آگے رہے۔ اس میں مارکیٹ کلوز ہوتے ہوتے 9.4 فیصد کا اچھال دیکھا گیا۔ اس کے ساتھ ہی فارما، آٹو اور فائنانشل سروس کے سیکٹر تقریباً 2 فیصد کی سبقت کے ساتھ بند ہوئے۔

سنجے راوت لشکر طیبہ کی زبان بول رہے ہیں: شاہنواز حسین

نئی دہلی (آئی اے این ایس) سینئر بی جے پی لیڈر شاہنواز حسین نے 11/26 حملوں کے ملزم تہور رانا کی تحویل پر متنازعہ تبصرہ کرنے پر شیوسینا (یو بی ٹی) کے رکن پارلیمنٹ سنجے راوت کو آج نشانہ تنقید بنایا اور سوال کیا کہ آیا وہ لشکر طیبہ کی زبان بول رہے ہیں۔ واضح رہے کہ سنجے راوت نے بی جے پی پر رانا کی تحویل کو تہوار میں تبدیل کرنے کا الزام عائد کیا تھا جس کے جواب میں شاہنواز حسین نے یہ تبصرہ کیا ہے۔ حسین نے راوت کی وفاداری اور عزائم پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ان کا تبصرہ کسی سچے 'ممبئی کر' کے جذبات کی نہیں بلکہ لشکر طیبہ کے جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔ حسین نے کہا کہ سنجے راوت کس قسم کی زبان بول رہے ہیں۔ کیا وہ ہندوستانی فوج کی زبان بول رہے ہیں یا پھر لشکر طیبہ کی فوج کی۔ انہوں نے کہا کہ لشکر طیبہ درد و کرب میں مبتلا ہے۔ پاکستانیوں اور دہشت گردوں کو تکلیف ہو رہی ہے لیکن سنجے راوت کو کیوں تکلیف ہو رہی ہے؟ انہوں نے ممبئی دہشت گرد حملوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان میں زائد از 107 جانیں گئی تھیں۔ سنجے راوت کے بیانات سے شہیدوں کو توہین ہوئی ہے۔ شاہنواز حسین نے کہا کہ ممبئی میں 26 نومبر 2008ء کو حملہ ہوا تھا۔ ہمارے کئی لوگ شہید ہوئے تھے۔ سنجے راوت ان کی شہادت کی توہین کر رہے ہیں۔ یہ کوئی سیاسی معاملہ نہیں، یہ دہشت گردی کے خلاف قومی جنگ ہے۔ تہور رانا کو امریکہ سے ہندوستان واپس لانا دہشت گردی کے خلاف عالمی لڑائی میں ایک بڑی کامیابی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تہور رانا کو گھسیٹ کر امریکہ سے لایا گیا۔ جو لوگ دہشت گردی کے مخالف ہیں وہ جشن منا رہے ہیں لیکن سنجے راوت سوگ منا رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ بہار الیکشن کے لئے یہ کام کیا گیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ بہار بھی تو ہندوستان کا حصہ ہے۔ اگر رانا کو سزا ہوتی ہے تو سارا ملک یہ محسوس کرے گا کہ (اس معاملہ میں) انصاف کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کانگریس قائد کنہیا کمار پر بھی تنقید کی اور کہا کہ پارٹی کے بعض قائدین ایسے ہی جذبات کا اظہار کر رہے ہیں۔ تہور رانا ایک دہشت گرد ہے، وہ 26/11 ممبئی حملہ کا سازشی تھا۔ اب اسے یہاں لایا گیا ہے۔ پاکستان کے کئی راز دنیا پر آشکار ہوں گے۔ اس کے باوجود کانگریس کو تکلیف ہو رہی ہے۔ یہ امر انتہائی بدبختانہ ہے۔

بی جے پی کو جھارکھنڈ میں بڑا جھٹکا، سابق ریاستی صدر تالا مرانڈی جے ایم ایم میں شامل

رائے پور: 11/اپریل۔ جھارکھنڈ میں بھارتیہ جنتا پارٹی کو اس وقت بڑا سیاسی جھٹکا لگا جب اس کے سابق ریاستی صدر تالا مرانڈی نے پارٹی سے استعفیٰ دے کر جھارکھنڈ مکتی مورچہ (جے ایم ایم) کا دامن تھام لیا۔ انہوں نے جمعہ کو وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کی موجودگی میں پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔ اتالا مرانڈی نے صاحب گنج ضلع کے برہٹ میں منعقد ایک عوامی پروگرام کے دوران پارٹی میں شمولیت اختیار کی، جہاں ہُول انقلاب کے ہیرو سدو کانہو کی جینتی منائی جا رہی تھی۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کے ساتھ جے ایم ایم کے کئی دیگر سینئر رہنما بھی موجود تھے، جن میں راج محل سے لوک سبھا رکن پارلیمان وجے ہانسدا اور ایم ایل اے کلپنا سورین شامل تھے۔ وزیر اعلیٰ نے تالا مرانڈی کو جے ایم ایم کا روایتی پارٹی کا نشان پہنا کر ان کا خیر مقدم کیا۔ تالا مرانڈی 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے ٹکٹ پر راج محل سیٹ سے امیدوار تھے لیکن انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ شکست کے بعد انہوں نے جھارکھنڈ کی بوریو اسمبلی سیٹ سے انتخاب لڑنے کی خواہش ظاہر کی لیکن پارٹی نے انہیں ٹکٹ دینے سے انکار کر دیا۔ ماضی میں وہ بوریو سے بی جے پی کے ایم ایل اے بھی رہ چکے ہیں۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب تالا مرانڈی نے بی جے پی کو خیرباد کہا ہو۔ اس سے قبل 2019 میں بھی انہوں نے جھارکھنڈ اسمبلی انتخابات سے قبل پارٹی چھوڑ دی تھی اور آل جھارکھنڈ اسٹوڈنٹس یونین (اے جے ایس یو) میں شامل ہو گئے تھے۔ انہوں نے اے جے ایس یو کے ٹکٹ پر بوریو سے الیکشن لڑا تھا لیکن اس وقت بھی انہیں کامیابی نہیں ملی تھی۔ بتایا جا رہا ہے کہ انہوں نے 10 اپریل کی شام بی جے پی کے موجودہ ریاستی صدر بابولال مرانڈی کو استعفیٰ کا خط ارسال کیا تھا، جو 11 اپریل کو منظر عام پر آیا۔ خط میں تالا مرانڈی نے لکھا کہ وہ پارٹی کے ایک وفادار رکن رہے ہیں اور پارٹی سے ملے مواقع کے لیے شکر گزار ہیں لیکن موجودہ حالات، ذاتی وجوہات اور نظریاتی اختلافات کی بنا پر وہ پارٹی کی بنیادی رکنیت اور تمام عہدوں سے استعفیٰ دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ انہوں نے مکمل غور و خوض کے بعد کیا ہے اور اس میں کسی کے خلاف کوئی دشمنی یا بدنیتی شامل نہیں۔ تالا مرانڈی کا جے ایم ایم میں شامل ہونا نہ صرف بی جے پی کے لیے نقصان دہ ہے بلکہ آنے والے اسمبلی انتخابات میں پارٹی کے امکانات پر بھی اثر ڈال سکتا ہے، خاص طور پر سنتھال پرگنہ علاقے میں جہاں ان کی اچھی خاصی مقبولیت ہے۔

آگرہ کی جامع مسجد میں گوشت رکھنے پر ایک شخص گرفتار

لکھنؤ (ایجنسیز) آگرہ کی جامع مسجد میں ایک جانور کے گوشت کا ٹکڑا رکھنے کے الزام میں جمعہ کے دن ایک شخص کو گرفتار کر لیا گیا۔ ایک پولیس عہدیدار نے یہ بات بتائی۔ ملزم کا نام نصر الدین ہے اور وہ آگرہ شہر کے ٹیلہ نندرام کا رہنے والا ہے۔ ہندی میں ایکس پر پوسٹ میں پولیس کمشنر آگرہ نے کہا کہ آج من ٹولا پولیس اسٹیشن کے حدود میں ایک مسجد میں گوشت کا ٹکڑا رکھنے کا واقعہ پیش آیا۔ سی سی ٹی وی کی مدد سے پولیس ٹیمیں فوری حرکت میں آئیں اور ملزم کو گرفتار کر لیا گیا۔ ملزم سے پوچھ تاچھ کی گئی تاہم پولیس نے اس کی تفصیل نہیں بتائی۔ ڈی سی پی (سٹی) سونم کپور نے بتایا کہ صبح 30:7 بجے اطلاع ملنے پر ہم نے سی سی ٹی وی فوٹیج کھنگالا اور پایا کہ جمعرات کی رات دیر گئے ایک شخص گوشت کا پیاکٹ مسجد کے اندر رکھ کر جا رہا ہے۔ اس کے بعد 100 پولیس والے حرکت میں آ گئے۔ گوشت کو جانچ کیلئے لیباریٹری بھیج دیا گیا۔ دوران تحقیقات پتہ چلا کہ گوشت کا پیاکٹ مسجد لانے کیلئے ایک اسکوٹی کا استعمال ہوا۔ پہلے اس اسکوٹی کا پتہ چلایا گیا اور پولیس اس دکان تک پہنچی جہاں سے گوشت خریدا گیا۔ دکاندار سے پوچھ تاچھ کے بعد پولیس نصر الدین تک پہنچ گئی۔ کیس درج کر لیا گیا اور ملزم فی الحال جیل میں ہے۔

بنگلہ دیش میں انتخابی سرگرمیاں شروع، دسمبر تک انتخاب کرانے کا امکان، حکومت کی رضامندی سے تیار ہوگا شیڈیول

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کا الیکشن کمیشن دسمبر تک ملک میں عام انتخابات کرانے کی تیاری کر رہا ہے اور کمیشن کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے کہا کہ انتخابات کے شیڈول کا فیصلہ حکومت کی رضامندی سے کیا جائے گا۔ یہ اطلاع کمیشن کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے دی ہے۔ بنگلہ دیش کی میڈیا رپورٹس میں الیکشن کمشنر محمد انوار الاسلام سرکار کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ کمیشن دسمبر میں عام انتخابات کرانے پر غور کر رہا ہے۔ اس کے لیے ووٹر لسٹوں کو حتمی شکل دینے کا کام جاری ہے۔ رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ محمد انوار الاسلام سرکار نے حال ہی میں نرسنگڈی میں ڈپٹی کمشنر آفس میں ووٹر لسٹ کو اپ ڈیٹ کرنے کے سلسلے میں منعقدہ ایک پروگرام میں بات کرتے ہوئے کہا کہ ''انتخابات کی ہماری تیاریوں کے حصے کے طور پر ووٹر لسٹ کو اپ ڈیٹ کرنے کا کام مکمل ہونے والا ہے۔'' بزنس اسٹینڈرڈ بنگلہ دیش کے مطابق الیکشن کمشنر نے کہا کہ ''الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے کہ وہ مقامی، پارلیمانی اور صدارتی انتخابات کرائے''۔ اپنے تبصروں کی وضاحت کرتے ہوئے، الیکشن کمشنر نے کہا کہ ''قومی پارلیمانی انتخابات کا انعقاد بنیادی طور پر ہماری ترجیح ہے، اگر سیاسی اتفاق رائے پیدا ہوتا ہے اور حکومت بھی محسوس کرتی ہے کہ وہ بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کے لیے پوری طرح تیار ہے، تو حکومت الیکشن کمیشن سے درخواست کر سکتی ہے۔'' بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کے چیف ایڈوائزر محمد یونس اور ان کے سیاسی اتحادیوں کے درمیان قومی انتخابات کا انعقاد طویل عرصے سے بحث کا موضوع رہا ہے۔ سب نے مطالبہ کیا ہے کہ عبوری حکومت کی طرف سے بلا تاخیر ایک واضح روڈ میپ جاری کیا جائے تاکہ انتخابات کا انعقاد ہو سکے۔ یونس اور ان کی فوج کی حمایت یافتہ عبوری حکومت پر ہر طرف سے انتخابات کے انعقاد کے معاملے میں جان بوجھ کر تاخیر کا الزام لگایا جاتا رہا ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا عوامی لیگ آئندہ انتخابات میں حصہ لے گی اور کیا کشتی کا انتخابی نشان استعمال کیا جائے گا؟ اس پر الیکشن کمشنر نے کہا کہ یہ مکمل طور پر سیاسی فیصلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی یہ بتانے کا وقت نہیں آیا کہ بیلٹ پیپرز پر کوئی نشان موجود ہوگا یا نہیں۔ صرف وقت ہی بتائے گا کہ کون سے امیدوار الیکشن لڑیں گے اور بیلٹ پیپرز پر کون سے نشانات ہوں گے۔ عبوری حکومت کے سیاسی اتحادیوں جیسے بی این پی، این سی پی اور بی جے آئی نے عوامی لیگ کی شمولیت کی سخت مخالفت کی ہے اور پارٹی پر مکمل پابندی کا مطالبہ کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی زیر قیادت پارٹی اپنے سیاسی حریفوں کے بڑھتے ہوئے حملوں اور اپنے ارکان کے خلاف تشدد کا نشانہ بنی ہوئی ہے۔ حسینہ نے گزشتہ سال اگست میں اقتدار سے بے دخل ہونے کے بعد ملک چھوڑ کر ہندوستان میں پناہ لی تھی۔ گزشتہ سال حکومت کی تحلیل کے بعد عوامی لیگ پارٹی کے ارکان کو مارا پیٹا گیا اور کئی کارکنوں کو اسلامی بنیاد پرستوں نے قتل بھی کر دیا۔

'ہجرت روکو، ملازمت دو' یاترا: کنہیا کمار کو پٹنہ پولیس نے حراست میں لیا

بہار کی راجدھانی پٹنہ میں آج سیاسی ہلچل بڑھی ہوئی ہے۔ وجہ ہے کانگریس کی 'ہجرت روکو، ملازمت دو' یاترا، جس کی قیادت کنہیا کمار کر رہے ہیں۔ گزشتہ کئی دنوں سے جاری یہ یاترا آج پٹنہ میں اختتام پذیر ہونے والی ہے، لیکن اس سے پہلے ہی کنہیا کمار اور کانگریس کے دیگر کئی لیڈران و کارکنان کو پٹنہ پولیس نے حراست میں لے لیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق کنہیا کمار صداقت آشرم سے 'ہجرت روکو، ملازمت دو' یاترا میں نکلے، لیکن ان کے وہاں سے نکلتے ہی پولیس نے ان کو راجہ پل کے پاس ہی روک دیا۔ کنہیا کمار آج صداقت آشرم سے نکلنے کے بعد اپنی یاترا کے دوران وزیر اعلیٰ رہائش تک جانے والے تھے، لیکن اس سے پہلے ہی پولیس نے انھیں روک دیا۔ یاترا میں شامل لوگوں پر واٹر کینن بھی چلایا گیا اور لاٹھی چارج کی خبریں بھی سامنے آ رہی ہیں۔ آج 'ہجرت روکو، ملازمت دو' یاترا شروع کرنے سے پہلے کانگریس لیڈر کنہیا کمار نے کہا کہ بہار کی عوام بے روزگاری اور غریبی سے بے حال ہے۔ مجبوری میں انھیں ہجرت کرنی پڑ رہی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ کانگریس نے 16 مارچ کو مغربی چمپارن کے بھتیہروا گاندھی آشرم سے یہ پدیاترا شروع کی تھی جو کہ بہار کے نوجوانوں اور بے روزگاری کے لیے نکالی گئی۔ اس میں اب تک لاکھوں لوگ جڑ چکے ہیں اور یہ یاترا اب ستیاگرہ اور جدوجہد کی شکل اختیار کر رہی ہے۔ لوگوں میں موجودہ حکومت کے خلاف سخت ناراضگی ہے۔

آئی پی ایل 2025: کولکاتا کے ہاتھوں چنئی کو شرمناک ہار کا سامنا، اپنے ہی میدان پر 8 وکٹ سے ملی شکست

چنئی سپر کنگز کے شیدائیوں کے لیے آج کا دن انتہائی مایوس کرنے والا ثابت ہوا۔ آئی پی ایل 2025 کے پچیسویں مقابلے میں آج چنئی کو اپنے ہی میدان پر کولکاتا کے ہاتھوں 8 وکٹ سے شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ کولکاتا کے کپتان اجنکیا رہانے نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ چنئی کو کم سے کم رنوں پر سمیٹنا چاہتی تھی، لیکن شاید انھیں بھی یقین نہیں ہوگا کہ چیپاک کے میدان پر چنئی اپنا سب سے کم ٹوٹل بنائے گی۔ چنئی کی شروعات انتہائی دھیمی رہی۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ پہلا وکٹ چوتھے اوور کی پہلی گیند پر گرا، اس کے باوجود بورڈ پر رن محض 16 تھے۔ پھر تو وکٹ گرنے کا جو سلسلہ شروع ہوا تو رکنے کا نام نہیں لیا، ساتھ ہی رنوں کی رفتار بھی دھیمی ہوتی رہی۔

ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر: ایک عہد ساز رہنما!

ڈاکٹر بھیم راؤ رام جی امبیڈکر، جنہیں دنیا ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے نام سے جانتی ہے، ایک ایسے عظیم مفکر، مصلح، قانون دان، معمارِ آئین ہند اور دلتوں کے مسیحا تھے جنہوں نے ہندوستان کے سماجی، تعلیمی، سیاسی اور معاشرتی شعبوں میں انقلاب برپا کیا۔ اُن کی زندگی جدوجہد، علم ودانش، اور انسانیت کی خدمت سے عبارت ہے۔

ابتدائی زندگی:

ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر 14 اپریل 1891ء کو مدھیہ پردیش کے ضلع مہو میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق مہار ذات (دلت طبقہ) سے تھا، جو اس وقت کے ہندوستانی سماج میں سب سے نچلی ذات سمجھی جاتی تھی۔ ان کے والد رام جی اسکول ٹیچر تھے اور فوج میں ملازم بھی رہ چکے تھے۔ اگرچہ ان کے والد تعلیم یافتہ تھے، مگر اس وقت ذات پات کی بنیاد پر تعصب اور تفریق کا دور دورہ تھا، جس کی وجہ سے امبیڈکر کو بچپن ہی سے بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔

تعلیم اور علمی سفر:

ڈاکٹر امبیڈکر نے اپنی ابتدائی تعلیم بمبئی کے ایلفنسٹن ہائی اسکول سے حاصل کی۔ وہ اپنی ذات سے پہلے طالب علم تھے جنہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ بعد ازاں انہوں نے بامبے یونیورسٹی سے بی۔ اے کیا۔ اُن کی قابلیت اور محنت کو دیکھتے ہوئے مہاراج گائیکواڑ آف بڑودہ نے انہیں بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کے لیے اسکالرشپ دی۔ امبیڈکر نے کولمبیا یونیورسٹی (امریکہ) سے ایم۔ اے اور پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی اور پھر لندن اسکول آف اکنامکس سے معاشیات میں ڈاکٹریٹ مکمل کی۔ انہوں نے قانون کی تعلیم بھی حاصل کی اور بار ایٹ لاء کی ڈگری حاصل کی۔

ذات پات کے خلاف جدوجہد:

ڈاکٹر امبیڈکر نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ہندو سماج میں موجود ذات پات، چھوت چھات اور دلتوں کے خلاف ہونے والے ظلم وستم کے خاتمے کے لیے وقف کیا۔ انہوں نے تعلیم، شعور اور سیاسی بیداری کو دلتوں کی فلاح کا ذریعہ قرار دیا۔ انہوں نے دلتوں سے اپیل کی کہ وہ تعلیم حاصل کریں، متحد ہوں اور اپنے حقوق کے لیے جدوجہد کریں۔ انہوں نے کئی تحریکیں شروع کیں جن میں "چاوڑ ارٹینک ستیہ گرہ" اور "کلارپاترا" قابل ذکر ہیں۔ ان تحریکوں کا مقصد دلتوں کو بنیادی انسانی حقوق دلوانا تھا، جیسے پینے کے پانی کا حق، مندروں میں داخلے کا حق، اور مساوی سلوک۔

سماجی اصلاحات اور مذہب تبدیلی:

ڈاکٹر امبیڈکر کو اس بات کا یقین تھا کہ ہندو مذہب میں دلتوں کے لیے برابری کا کوئی تصور نہیں۔ انہوں نے کئی بار کہا کہ "میں ہندو کی حیثیت سے پیدا ضرور ہوا ہوں، لیکن ہندو کی حیثیت سے مر نہیں سکتا۔" 1956ء میں انہوں نے اپنے لاکھوں پیروکاروں کے ساتھ بودھ مذہب قبول کیا، کیونکہ بدھ مت میں ذات پات کا کوئی تصور نہیں ہے اور وہاں سب انسان برابر سمجھے جاتے ہیں۔

آئین ساز اسمبلی اور ڈاکٹر امبیڈکر کا کردار:

جب ہندوستان کو آزادی ملی اور آئین سازی کا عمل شروع ہوا، تو ڈاکٹر امبیڈکر کو آئین ساز اسمبلی کی ڈرافٹنگ کمیٹی کا چیئرمین مقرر کیا گیا۔ انہوں نے ہندوستان کے آئین کی تشکیل میں مرکزی کردار ادا کیا۔ ہندوستان کا آئین دنیا کے سب سے بڑے اور جامع آئینوں میں شمار ہوتا ہے، جس میں تمام شہریوں کو مساوات، آزادی، بھائی چارہ، اور انصاف کی ضمانت دی گئی ہے۔ ڈاکٹر امبیڈکر نے آئین میں خاص طور پر پسماندہ طبقات، دلتوں، خواتین اور اقلیتوں کے حقوق کو تحفظ فراہم کیا۔ انہوں نے ریزرویشن سسٹم کی بنیاد رکھی تاکہ دلت اور دیگر پسماندہ طبقات کو تعلیم، روزگار اور سیاست میں مساوی مواقع حاصل ہو سکیں۔

سیاسی زندگی:

ڈاکٹر امبیڈکر نہ صرف ایک مفکر اور مصلح تھے بلکہ ایک کامیاب سیاست دان بھی تھے۔ انہوں نے "آزاد ہندوستان" نامی اخبار نکالا اور بعد میں "شیڈولڈ کاسٹ فیڈریشن" نامی سیاسی پارٹی کی بنیاد رکھی۔ بعد میں انہوں نے "ریپبلکن پارٹی آف انڈیا" قائم کی تاکہ دلتوں کو ایک سیاسی پلیٹ فارم فراہم کیا جا سکے۔ انہوں نے آئینی طریقے سے دلتوں کے حقوق کے لیے جدوجہد کی اور ہمیشہ جمہوریت، مساوات اور قانون کی بالادستی پر یقین رکھا۔

ادبی خدمات:

ڈاکٹر امبیڈکر ایک عظیم مصنف بھی تھے۔ ان کی لکھی ہوئی کتابیں جیسے کہ:

- "Annihilation of Caste"
- "The Buddha and His Dhamma"
- "Who Were the Shudras?"
- "The Problem of the Rupee"

ان کتابوں میں انہوں نے ہندوستانی سماج، مذہب، معیشت، اور ذات پات کے نظام پر گہرائی سے روشنی ڈالی ہے۔ ان کے خیالات آج بھی دنیا بھر میں سماجی انصاف کے لیے مشعل راہ سمجھے جاتے ہیں۔

وفات اور وراثت:

ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کا انتقال 6 دسمبر 1956ء کو دہلی میں ہوا۔ اُن کی وفات کے بعد بھی اُن کا مشن اور پیغام لاکھوں لوگوں کے دلوں میں زندہ ہے۔ ہر سال 14 اپریل کو ان کا یومِ پیدائش اور 6 دسمبر کو یومِ وفات کے طور پر منایا جاتا ہے۔ مہاراشٹرا کے ناگپور میں دکشن بھارت کے لاکھوں لوگ ہر سال "دھما چکر پر یتبھجن" میں شرکت کرتے ہیں۔

ڈاکٹر امبیڈکر کی شخصیت کے نمایاں پہلو:

1. تعلیم پر زور: انہوں نے تعلیم کو دلتوں کی ترقی کی کنجی قرار دیا۔ ان کا مشہور نعرہ تھا: "تعلیم حاصل کرو، متحد ہو، اور جدوجہد کرو۔"
2. مساوات کے علمبردار: انہوں نے ہر سطح پر مساوات کے لیے آواز اٹھائی۔
3. قانون کا احترام: آئینی راستے سے جدوجہد کی، کسی بھی قسم کی پرتشدد تحریک سے گریز کیا۔
4. سماجی انصاف: انہوں نے ان طبقات کے لیے کام کیا جنہیں سماج نے صدیوں سے نظر انداز کیا تھا۔

نتیجہ:

ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر صرف دلتوں کے ہی نہیں بلکہ پوری انسانیت کے عظیم رہنما تھے۔ اُن کی زندگی ہر اُس انسان کے لیے مشعل راہ ہے جو ظلم وناانصافی کے خلاف کھڑا ہونا چاہتا ہے۔ اُنہوں نے نہ صرف اپنے علم وعمل سے معاشرے کو بدلا بلکہ ہندوستان کو ایک ایسا آئین دیا جو ہر فرد کو برابری، آزادی اور انصاف کی ضمانت دیتا ہے۔ آج بھی ان کے نظریات اور خدمات کروڑوں لوگوں کے لیے حوصلہ اور امید کا باعث ہیں۔

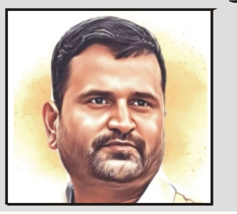

از قلم:
شیخ عبدالرحیم سر
چودھری شیخ منّابی اردو پرائمری سکول، اورنگ آباد۔
بانی صدر: پِپی ٹو ہیلپ فاونڈیشن
موبائل نمبر: 9657524545

حماس کا عالمی پارلیمانی یونین سے
قابض اسرائیل کے مکمل بائیکاٹ کا مطالبہ

غزہ:۱۱/اپریل: اسلامی تحریک مزاحمت (حماس) نے غزہ کی پٹی کے لوگوں کو بے گھر کرنے کے قابض اسرائیل کے مکروہ عزائم کو مسترد کرتے ہوئے ازبک دارالحکومت تاشقند میں اپنے 150 ویں اجلاس میں منعقدہ بین الپارلیمانی یونین (IPU) کی جنرل اسمبلی کے اعلامیے کا خیر مقدم کیا۔ حماس نے قابض اسرائیل کے بین الاقوامی بائیکاٹ اور قابض ریاست کو عالمی سطح پر تنہائی کرنے کا مطالبہ کیا۔ حماس نے فلسطینی عوام کے خلاف اسرائیلی جارحیت کو روکنے کے لیے سخت اقدامات اٹھانے کا مطالبہ کیا۔ جمعرات کو جاری کردہ ایک بیان میں حماس نے پارلیمانی موقف کو غاصب ریاست اور اس کے حامیوں کے لیے ایک نیا دھچکا، فلسطینی کاز کے انصاف اور ان کی سرزمین پر ہماری قوم کے حق کے لیے ایک نیا بین الاقوامی مسلمہ موقف قرار دیا۔ انہوں نے عرب ممالک، عالم اسلام اور افریقی پارلیمانوں کے ساتھ ساتھ اس اجلاس میں شریک تمام دوستانہ پارلیمانوں کے کردار اور کوششوں کو بھی سراہا، جنہوں نے ہمارے لوگوں کے منصفانہ حقوق کی حمایت کی، نقل مکانی اور تخریب کاری کے منصوبوں کو مسترد کیا اور قابض ریاست کے نمائندے کی تقریر کا بائیکاٹ کیا۔

وقف ترمیمی بل: سیاسی بے عملی یا آئینی ناانصافی؟

سید شاہ واصف حسن واعظی
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ وارثیہ حسنیہ، لکھنؤ
9235555776

وقف ترمیمی بل راجیہ سبھا سے منظوری اور صدر جمہوریہ کے دستخط کے بعد اب ایک مکمل قانون بن چکا ہے۔ سرکاری بیانات کے مطابق اس قانون کا مقصد وقف جائیدادوں کے نظم ونسق کو بہتر بنانا ہے، لیکن اس قانون کے متعدد پہلو ایسے ہیں جو ملک کے مسلمانوں میں شدید تشویش کا باعث بنے ہیں۔ اس بل کے ذریعے حکومت کو وقف املاک کے انتظام میں جو نئے اختیارات حاصل ہوئے ہیں، وہ بظاہر انتظامی سہولت کیلئے ہوں، لیکن اقلیتی برادری خاص طور پر مسلمانوں کو یہ خدشہ ہے کہ اس سے ان کی خودمختار مذہبی وفلاحی اداروں پر ریاست کا کنٹرول بڑھ جائے گا۔ وقف املاک محض زمین یا جائیداد کا نام نہیں ہے، یہ مسلمانوں کی صدیوں پرانی فلاحی سوچ کی علامت ہیں۔ مدارس، مساجد، یتیم خانے، درگاہیں، حتیٰ کہ عوامی کچن اور طبی مراکز بھی ان وقف جائیدادوں کی بدولت قائم رہے ہیں۔ ان جائیدادوں پر ریاستی مداخلت کو صرف قانونی مسئلہ سمجھنا خطرناک سادگی ہوگی۔ یہ ایک سماجی، ملی اور تہذیبی خودمختاری کا سوال بھی ہے۔ اگر وقف املاک پر حکومت کا کنٹرول بڑھتا چلا گیا تو اس کا اثر صرف چند جائیدادوں تک محدود نہیں رہے گا، بلکہ اقلیتوں کی شناخت، آزادی اور ادارہ جاتی خودمختاری بھی متاثر ہوگی۔ اس موقع پر مسلمانوں کو صرف قانون کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے بجائے خوداحتسابی کی ضرورت ہے۔ اب وقت ہے کہ ملک کے مسلمان اپنے اندر سیاسی شعور پیدا کریں اور یہ سمجھیں کہ محض ووٹ دینا کافی نہیں، ووٹ سے اقتدار میں شرکت بھی ہونی چاہیے۔ اگر سیاست میں شرکت نہیں، اگر فیصلے کی میز پر مسلمان نہیں، تو پھر کوئی بھی قانون ان کی مرضی کے خلاف آسانی سے پاس ہوسکتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں کی سیاسی بے وزنی نے انہیں آئینی تحفظ کے باوجود بارہا محرومیوں سے دوچار کیا ہے۔ آئین کا آرٹیکل 341 ہندو دلتوں کو ریزرویشن کی ضمانت دیتا ہے، لیکن جب وہی دلت اگر مسلمان ہو تو اسے اس سہولت سے محروم کردیا جاتا ہے۔ 10 اگست 1950ء کا وہ نوٹیفکیشن آج تک ملک کے مسلمانوں کے ساتھ ایک مستقل امتیاز کی بنیاد بنا ہوا ہے۔ اس پر دہائیوں سے آواز بلند کی جارہی ہے، لیکن چونکہ مسلمان فیصلہ ساز ایوانوں میں موثر تعداد میں موجود نہیں، اس لیے ان کی آواز گونج بن کر رہ جاتی ہے۔ وقف ترمیمی قانون بھی اسی خاموشی کا نتیجہ ہے۔ جب ووٹ بینک تو مضبوط ہو، مگر نمائندگی کمزور، تو یہی ہوتا ہے کہ پالیسی سازی میں اقلیتیں نظرانداز کی جاتی ہیں۔ سیکولر پارٹیوں نے برسوں تک مسلمانوں سے ووٹ لیے، مگر انہیں اقتدار میں شریک نہیں کیا۔ مایاوتی نے جو فارمولا "جس کی جتنی سنکھیا بھاری، اس کی اتنی حصہ داری" پیش کیا تھا، وہ دلت سماج کیلئے کامیاب رہا، مگر مسلمانوں نے اس فارمولا کو نہ اپنایا، نہ اس پر عمل کیا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ صرف ووٹ دینے والی قوم بن کر رہ گئے، ووٹ لینے والی قیادت نہ بن سکے۔ جمہوریت میں ہر قانون کو چیلنج کیا جاسکتا ہے۔ وقف ترمیمی قانون بھی آئین کے دائرے سے باہر نہیں ہے۔ اگر اس میں ایسے نکات موجود ہیں جو آئین کی دفعات 25 سے 30 (مذہبی آزادی، اقلیتی اداروں کا تحفظ، خوداختیاری) سے متصادم ہوں، تو عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ میں اس کے خلاف دستوری چیلنج دائر کیا جاسکتا ہے۔ سپریم کورٹ کا بارہا کہنا رہا ہے کہ آئین کے بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچانے والے قانون کو وہ رد کرسکتا ہے۔ ایسے میں مسلمانوں کے لیے عدلیہ ایک امید ضرور ہوسکتی ہے، بشرطیکہ قانونی چارہ جوئی سنجیدگی، تیاری اور قومی مفاد کے ساتھ کی جائے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ اور دیگر ملی اداروں نے اس قانون کے خلاف جو احتجاج درج کیا ہے، وہ اس امر کا اظہار ہے کہ یہ محض انتظامی قانون نہیں بلکہ ایک تہذیبی مسئلہ بھی ہے۔ اگرچہ پرسنل لابورڈ کے بیانات اور اجلاسوں سے وقتی بیداری پیدا ہوتی ہے، لیکن ان کا اثر اسی وقت دیرپا ہوسکتا ہے جب یہ احتجاج عوامی سطح پر بیداری کی تحریک میں ڈھل جائے۔ محض قراردادوں یا پریس ریلیز سے قانون سازی کے عمل پر دباؤ نہیں پڑتا، اس کے لیے ضروری ہے کہ ملی ادارے عوام، وکلا، دانشوروں اور نوجوانوں کو منظم کرکے ایک واضح، مدلل اور آئینی مہم کا آغاز کریں۔ عدالت کے ساتھ ساتھ ایک اور اہم محاذ ہے: عوامی شعور۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ اور دیگر ملی تنظیموں نے وقف قانون پر جو اعتراضات اٹھائے ہیں، وہ ابتدائی قدم ہیں، لیکن اگر یہ احتجاج صرف پریس ریلیز یا جلسوں تک محدود رہا تو اس کا اثر عارضی ہوگا۔ اس احتجاج کو عوامی تحریک میں بدلنے کے لیے ملک بھر میں بیداری مہم چلانا ہوگی۔ قانونی ماہرین، سول سوسائٹی، اقلیتی برادریاں اور سنجیدہ حلقے اس میں شامل ہوں، تو حکومت پر اخلاقی وجمہوری دباؤ بنایا جاسکتا ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ ایسے کئی قوانین عوامی تحریکوں کے دباؤ میں واپس لیے گئے ہیں یا ان میں ترمیم کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو اپنی صف بندی کا ازسرنو جائزہ لینا ہوگا۔ انہیں اپنی قیادت خود تیار کرنی ہوگی۔ ایسی قیادت جو فکری طور پر باخبر ہو، جمہوری اداروں کی ساخت سے واقف ہو، اور جسے سیاست صرف اقتدار کی بازیگری نہ لگے، بلکہ قوم کی خدمت کا ذریعہ سمجھا جائے۔ بار بار اس بات کی ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو قومی سطح پر اپنی سیاسی حکمت عملی ازسرنو وضع کرنی چاہیے۔ وقف قانون کی مخالفت اس وقت موثر بن سکتی ہے جب مسلمان سیاست کے میدان میں منظم ہوں۔ اگر وہ اپنے ووٹ کا استعمال حکمت عملی کے ساتھ کریں، اپنی قیادت کو سامنے لائیں، اپنے مسائل کو سیاسی زبان میں رکھیں، اور ہر قانون پر رائے دینے کی طاقت رکھیں، تو نہ صرف ایسے قوانین پر روک لگائی جاسکتی ہے بلکہ پچھلے امتیازی قوانین کو بھی چیلنج کیا جاسکتا ہے۔ یہ بھی وقت ہے یہ سمجھنے کا کہ سڑکوں پر نکلنا ایک وقتی جذبہ ہو سکتا ہے، لیکن پارلیمنٹ میں پہنچنا ایک مستقل حکمت عملی ہے۔ جب تک وقف جیسی اہم لڑائیاں اسمبلی اور پارلیمنٹ کے ایوانوں میں نہیں لڑی جائیں گی، تب تک یہ صرف جذباتی بحثیں بن کر رہ جائیں گی۔ ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ کیا ہم صرف ردعمل کی سیاست کرتے رہیں گے، یا ایک متحرک، بیدار، اور منظم قوم بن کر اپنے مستقبل کی سمت خود متعین کریں گے۔ اس وقت مسلمانوں کو ایک سمت درکار ہے، ایک لائحہ عمل، جو انہیں احتجاج کے دائرے سے نکال کر فیصلہ سازی کی میز تک لے جائے۔ اگر ہم نے اب بھی سیاسی شعور نہ پیدا کیا، اور اپنے مسائل کی زمینی حقیقتوں کو نہ سمجھا، تو وقت گزرنے کے بعد صرف پچھتاوا باقی رہ جائے گا۔ اگر آج ہم نے قیادت پیدا نہ کی، تو کل کو نہ وقف بچے گا، نہ شناخت۔ وقت ہے کہ ہم جاگیں، منظم ہوں، اور اس ملک کی سیاست میں اپنے لیے وہ جگہ حاصل کریں جو ہماری آبادی، ہماری قربانیوں، اور ہمارے آئینی حقوق کا تقاضا ہے۔

بدلتا سماج، بکھرتی قدریں اور ہماری ذمہ داریاں

مبشر ندوی بستوی

انسانی سماج ہمیشہ سے تبدیلی کے عمل سے گزرتا آیا ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر دور میں تہذیبوں نے جنم لیا، زوال پذیر ہوئیں، نئی فکر نے پرانی سوچ کی جگہ لی، اور انسانی زندگی کا زاویہ بتدریج بدلتا چلا گیا۔ سائنس اور ٹیکنالوجی نے ترقی کی وہ منزلیں طے کیں جو ماضی میں محض خواب کی حیثیت رکھتی تھیں۔ دنیا کی رفتار اتنی تیز ہوچکی ہے کہ ایک لمحہ پہلے جو چیز جدید تھی، وہ لمحہ بعد فرسودہ تصور کی جاتی ہے۔ لیکن اس تیزی اور تبدیلی کی دوڑ میں ایک ایسی شے ہے جسے ہم مسلسل کھوتے جارہے ہیں، اور وہ ہے 'انسانی اقدار'۔ اگرچہ آج کی دنیا تعلیمی، سائنسی، اور مادی ترقی کے اعتبار سے پہلے سے کہیں زیادہ آگے نکل چکی ہے، مگر اس ترقی کے سائے میں کچھ ایسی کمی بھی ہے جسے نظرانداز کرنا ممکن نہیں۔ وہ اخلاقی خلا، وہ روحانی پژمردگی، وہ سماجی بیگانگی، جو ہر سطح پر محسوس کی جارہی ہے، اس بات کی علامت ہے کہ انسان نے مادّی دنیا کو تو پالیا ہے، مگر اپنی اصل، یعنی اخلاق، رحم، محبت اور ایثار کو کہیں پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ ہمارے اردگرد کا معاشرہ ایک ایسی بے سمتی کا شکار ہے جہاں ظاہری کامیابیوں کا شور بہت ہے، مگر دلوں کا سکون ناپید ہے۔ تعلیم عام ہوگئی ہے، مگر اس تعلیم میں تربیت کا عنصر کمزور پڑ چکا ہے۔ رشتے باقی ہیں، مگر ان میں وہ گرم جوشی، محبت اور احترام جو پہلے ہوا کرتا تھا، اب نایاب ہوتا جارہا ہے۔ انسانوں کے بیچ رہتے ہوئے بھی انسان تنہائی کا شکار ہے۔ ایک طرف مادّی دوڑ ہے، دوسری طرف روحانی پیاس۔ قرآن حکیم ہمیں ایک اصول کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ "اللہ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔" یہ اصول ہمیں سکھاتا ہے کہ تبدیلی اگر چاہتے ہو تو اس کی ابتدا اپنے آپ سے کرو۔ معاشرے کی خرابیوں کو کوسنے سے پہلے ہمیں اپنی ذات کا جائزہ لینا ہوگا۔ ہماری گفتار، کردار، اور رویوں میں وہ شفافیت ہو جو تبدیلی کی بنیاد بن سکے۔ خاندان جو کبھی معاشرتی تربیت کا پہلا اور مؤثر ادارہ تھا، آج خود ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ والدین اور اولاد کے درمیان جو فاصلہ بڑھا ہے، اس نے صرف جذباتی رشتوں کو ہی نہیں بلکہ اقدار کے انتقال کے عمل کو بھی متاثر کیا ہے۔ اب اولاد کو اچھائی اور برائی کا فرق سکھانے والا کوئی نہیں، کیونکہ خود والدین کی زندگیوں میں وقت کی کمی اور ترجیحات کی تبدیلی آچکی ہے۔ اب والدین بچوں کے مستقبل کی فکر تو کرتے ہیں، مگر اس مستقبل کا مطلب صرف اچھی نوکری اور اعلیٰ تنخواہ بن گیا ہے، نیک انسان بنانا ان کے لیے ترجیح نہیں رہا۔ اسی طرح استاد اور شاگرد کا رشتہ بھی محض تعلیمی ضرورت تک محدود ہوگیا ہے۔ پہلے استاد علم کے ساتھ ساتھ حلم، دیانت، سچائی، اور انسان دوستی کا درس بھی دیتا تھا۔ شاگرد استاد کی صحبت کو باعثِ برکت سمجھتا تھا۔ آج تعلیم کا مقصد فقط ملازمت بن چکا ہے۔ ادارے علم کی روشنی کے مراکز کم اور مارکیٹ کے تقاضوں کو پورا کرنے والے مراکز زیادہ دکھائی دیتے ہیں۔ سماج کی سطح پر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بے چینی اور تناؤ مسلسل بڑھتا جارہا ہے۔ زبان، نسل، ذات، اور مذہب کی بنیاد پر تقسیم، صنفی تعصّبات، اور معاشرتی نابرابری نے انسانی رشتوں کو کمزور کردیا ہے۔ انسان، انسان سے خوفزدہ ہے۔ ہر شخص خود کو تنہا محسوس کرتا ہے، گویا کسی کو کسی کا احساس نہیں رہا۔ ایسے میں ضروری ہے کہ ہم پھر سے ان قدروں کو اپنائیں جو انسانی بقا کے لیے ضروری ہیں۔ رواداری، صبر، برداشت، ہمدردی، سچائی، اور انصاف جیسے اصول اگر ہمارے معاشرے کا حصہ بن جائیں تو بہت سی برائیاں خودبخود ختم ہوسکتی ہیں۔ یہی وہ اصول ہیں جو ہمیں مذہب، روایت اور عقل تینوں سکھاتے ہیں۔ ایک موقع پر قرآن نے ہمیں سچ بولنے، عدل پر قائم رہنے، اور حتیٰ کہ اگر حق خلافِ مصلحت بھی ہو، تو اسے نہ چھپانے کا درس دیا ہے۔ یہ تعلیمات نہ صرف روحانی سطح پر مفید ہیں بلکہ ایک مہذب اور منصف معاشرے کی تشکیل کے لیے بھی ناگزیر ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم تعلیم کو محض علم حاصل کرنے کا ذریعہ نہ بنائیں بلکہ اسے تربیت کا ذریعہ بنائیں۔ نوجوان نسل کو صرف کامیاب بنانے کی دوڑ میں نہ لگائیں، بلکہ انہیں اچھا انسان بننے کا شعور دیں۔ ان میں خدمت خلق کا جذبہ پیدا کریں، تاکہ وہ سماج کی بہتری کے لیے اپنا کردار ادا کرسکیں۔ آج کا نوجوان اگر اپنی توانائیاں تعمیری کاموں میں صرف کرے، تو وہ صرف خود کو نہیں بلکہ پوری قوم کو بدل سکتا ہے۔ سوشل میڈیا نے جہاں ہمیں دنیا سے جوڑ دیا ہے، وہیں ہم ایک ایسی دنیا کے اسیر بھی ہوگئے ہیں جہاں ہر چیز دکھاوا بن چکی ہے۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اس مجازی دنیا سے باہر نکل کر حقیقی دنیا کے مسائل کو سمجھیں اور ان کے حل کے لیے عملی اقدامات کریں۔ محض تبصرے اور تنقید سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، حقیقی خدمت کے لیے میدانِ عمل میں آنا ہوتا ہے۔ اساتذہ، والدین، دانشور، اور مذہبی رہنما اگر چاہیں تو ایک مثبت اور بامقصد تحریک چلا سکتے ہیں۔ ہمیں اپنے بچوں کو بتانا ہوگا کہ ترقی صرف عمارتوں کی اونچائی یا گاڑیوں کی رفتار میں نہیں، بلکہ دلوں کے درمیان فاصلہ کم کرنے میں ہے۔ اصل کامیابی وہی ہے جو دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائے۔ دین ہمیں سکھاتا ہے کہ دوسروں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو۔ آج جب دنیا ایک نازک موڑ پر کھڑی ہے، جب قومیں اپنے مفادات کے لیے انسانیت کو قربان کررہی ہیں، جب ہر طرف خودغرضی اور مادّہ پرستی کا راج ہے، تو ایسے میں ہماری ذمہ داری پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ ہمیں اپنے رویوں، عادات، اور فیصلوں کا جائزہ لینا ہوگا۔ ہمیں سماجی ہم آہنگی، بھائی چارے، اور مشترکہ اقدار کو فروغ دینا ہوگا۔ آخر میں ہم صرف یہی عرض کرسکتے ہیں کہ دنیا کو بدلنے کی تمنا ضرور کیجیے، مگر اس تبدیلی کا آغاز اپنے آپ سے کیجیے۔ اپنی سوچ، اپنے کردار، اور اپنے رویے کو بہتر بنائیے۔ یہی وہ پہلا قدم ہے جو ایک خوشحال، پُرامن، اور مہذب سماج کی تعمیر کی طرف لے جاسکتا ہے۔ ہمیں اپنے بچوں کو صرف جائیداد نہیں بلکہ اچھی روایات، اعلیٰ اخلاق، اور زندہ اقدار کی صورت میں ایک ایسی وراثت دینی ہے جس پر وہ فخر کرسکیں۔

قسمت کی خوبی دیکھیے ٹوٹی کہاں کمند۔۔۔؟؟
دو چار ہاتھ ۔۔۔۔۔۔۔ جبکہ لبِ بام رہ گیا۔۔۔۔!!
یہ شعر زبانِ عام میں یوں ہی ہے حالانکہ
کلیاتِ قائم میں یہ شعر یوں درج ہے۔۔۔

دل پا کے اُس کی زلف میں آرام رہ گیا
درویش جس جگہ کہ ہوئی شام رہ گیا
جھگڑے میں ہم مبادی کے یاں تک پھنسے کہ آہ!
مقصود تھا جو اپنے تئیں کام رہ گیا
ناپختگی کا اپنی سبب اُس ثمر سے پوچھ
جلدی سے باغباں کی جو وہ خام رہ گیا
صیّاد تو تو جا ہے پر اُس کی بھی کچھ خبر
جو مرغِ ناتواں کہ تہِ دام رہ گیا
قسمت تو دیکھ ٹوٹی ہے جا کر کہاں کمند
کچھ دُور اپنے ہاتھ سے جب بام رہ گیا *
ماریں ہیں ہم نگینِ سلیماں کو پشتِ دست
جب مٹ گیا نشان تو گو نام رہ گیا
نے تجھ پہ وہ بہار رہی اور نہ یاں وہ دل
کہنے کو نیک و بد کے اِک الزام رہ گیا
موقوف کچھ کمال پہ یاں کامِ دل نہیں
مجھ کو ہی دیکھ لینا کہ ناکام رہ گیا
قائم گئے سب اُس کی زباں سے جو تھے رفیق
اِک بے حیا میں کھانے کو دشنام رہ گیا

(قائم چاندپوری)

افغانستان: تین افراد کی سزائے موت پر سرعام عمل درآمد

کابل:۱۱/اپریل: افغان سپریم کورٹ کے مطابق قتل کے تین مجرموں کی سزائے موت پر عمل درآمد کردیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ طالبان حکومت کے احکامات پر ان مجرموں کو یہ سزا دی گئی۔ افغانستان کی سپریم کورٹ کے مطابق طالبان حکام کے حکم پر قتل کے تین مجرموں کو جمعے کے روز سزائے موت دے دی گئی ہے۔ اعداد وشمار کے مطابق طالبان کے دوبارہ اقتدار میں آنے کے بعد افغانستان میں عوامی طور پر سزائے موت پانے والوں کی تعداد نو ہوگئی ہے۔ خبروں کے مطابق عینی شاہدین نے بتایا ہے کہ دو افراد کو بادغیس صوبے کے دارالحکومت قلعہ نو میں سرعام موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مقتولین کے ایک رشتہ دار نے دونوں مجرموں کو گولیاں مار کر ہلاک کیا۔

سپریم کورٹ کے بیان میں کیا کہا گیا؟

سپریم کورٹ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ تیسرے مجرم کو نیمروز صوبے کے دارالحکومت زرنج میں سزائے موت دی گئی۔ یہ بیان سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری کیا گیا۔ بیان میں کہا گیا کہ ان افراد کو " بدلے کے طور پر سزا دی گئی کیونکہ انہوں نے دیگر افراد کو گولی مار کر قتل کیا تھا اور ان کے مقدمات کو " انتہائی باریکی سے اور بار بار جانچا گیا۔ اس بیان کے مطابق " ، مقتولین کے خاندانوں کو معافی اور صلح کی پیشکش کی گئی تھی لیکن انہوں نے انکار کردیا۔ طالبان دور میں جرم ثابت ہوجانے پر جسمانی سزائیں دینا عام بات ہے۔ چوری اور شراب نوشی جیسے جرائم پر کوڑے مارے جانے کی سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔ افغانستان میں سزائے موت پر عمل درآمد آخری بار نومبر سن 2024 میں کیا گیا تھا۔ تب پکتیا صوبے کے دارالحکومت گردیز کے ایک اسٹیڈیم میں ہزاروں افراد کے سامنے مقتول کے خاندان کے ایک فرد نے مجرم کے سینے میں تین گولیاں اتار دی تھیں۔ اس موقع پر اسٹیڈیم میں طالبان کے اعلی حکام بھی موجود تھے۔ افغانستان میں سزائے موت کس کے حکم دے دی جاتی ہے؟ طالبان کے پہلے دورِ حکومت (1996 تا 2001) کے دوران بھی عوامی طور پر سزائے موت پر عمل کرنا عام بات تھی۔ ایسی سزائیں زیادہ تر کھیلوں کے میدانوں میں انجام دی جاتی ہیں۔ سزائے موت کے احکامات طالبان کے سپریم لیڈر ہیبت اللہ اخونزادہ کی طرف سے جاری ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اخونزادہ قندھار میں گوشہ نشین ہیں۔ سال 2022 میں اخونزادہ نے تمام ججوں کو حکم دیا تھا کہ وہ طالبان حکومت کی اسلامی قانون کی تشریح کے تمام پہلو مکمل طور پر نافذ کریں، جن میں "آنکھ کے بدلے آنکھ کے اصول پر مبنی سزائیں شامل ہیں۔ افغانستان میں" قصاص کے تحت قتل کے بدلے موت کی سزا بھی مستعمل ہے۔

انسانی حقوق کے اداروں کی شدید مذمت

اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کی تنظیمیں جیسا ایمنسٹی انٹرنیشنل، طالبان حکومت کی طرف سے دی جانے والی جسمانی سزاؤں اور سزائے موت کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ ایمنسٹی نے اپنی ایک حالیہ رپورٹ میں افغانستان کو ان ممالک میں شامل کیا، جہاں ملزمان کو منصفانہ ٹرائل کا موقع نہیں ملتا۔ اس رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال دنیا بھر میں دی جانے والی موت کی اکیانوے فیصد سزائیں ایران، عراق اور سعودی عرب بھی دی گئیں۔ 2024 میں دنیا بھر میں دی جانے والی موت کی معلوم سزاؤں کی تعداد 518,1 رہی، ان میں وہ ہزاروں سزائیں شامل نہیں، جو چین میں دی گئیں کیونکہ چین اس حوالے سے اعداد وشمار جاری ہی نہیں کرتا۔ ایمنسٹی کو یقین ہے کہ چین دنیا میں سب سے زیادہ سزائے موت دینے والا ملک ہے۔

غزہ: فلسطینی عوام جو اپنا کھانا امید کی راکھ پر پکاتے ہیں

غزہ:۱۱/اپریل: جنگی جارحیت کی زد میں آئے غزہ شہر میں موجود ام خلیل لکڑیوں سے جلنے والے چولہے کے پاس بیٹھی ہیں۔ وہ انگاروں کو پھونک کر کھانے کے لیے آگ جلانے کی کوشش کرتے ہوئے زندگی کو ان ملبے کے ڈھیروں سے بھی پھر سے جلا بخشنا چاہتی ہیں۔ کئی ہفتے پہلے ہی غزہ کے اس علاقے میں گیس کی فراہمی معطل کردی گئی تھی۔ بجلی کا نظام بھی مکمل طور پر تباہ کردیا گیا ہے۔ اب بجلی ایک لمحے کے لیے بھی نہیں آتی۔ ام کلیل کے لیے لکڑی کا یہ چولہا جلانا بھی بہت مشکل ہوگیا ہے۔ کیونکہ وان کے لیے اب لکڑی خرید کر استعمال کرنا بھی آسان نہیں رہا ہے۔ تاہم وہ اپنے بچوں کی زندگیاں بحال رکھنے کے لیے روٹی پکانے کے لیے ضروری سمجھتی ہیں۔ انہوں نے کہا اب ہمارے پاس گیس ہے، نہ بجلی کی سہولت ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں زندہ تو رہنا ہے۔ وہ لکڑی کا چولہا پھونکنے سے اپنے چہرے پر پڑے دھوئیں کے اثرات کو صاف کررہی تھیں۔ ان کی آنکھیں ان کے سات بچوں پر مرکوز تھیں۔ ان کے بچے ان کے گرد زیتون کے پودوں کی جڑوں کی طرح پھیلے ہوئے تھے۔ وہ چاہتی ہیں کہ اپنے بچوں کو باور کراتی رہیں کہ زندگی کی امید باقی ہے، تسلسل موجود ہے۔ وہ کہہ رہی تھیں غزہ کی پٹی پر اب ہر کام ہاتھوں سے کیا جاتا ہے۔ روشنی کا اہتمام موم بتیوں سے کیا جاتا ہے۔ کپڑے دھونے کا کام پتھروں پر کیا جاتا ہے۔ کھانے پکانے کے لیے لکڑیاں جلائی جاتی ہیں، گتے کے ڈبے جلا کر گذارہ کیا جاتا ہے اور ملبے میں موجود ان ٹکروں کو جلا کر چولہے جلائے جاتے ہیں۔ رہائشی مسائل اس حد کو چھو چکے ہیں کہ واش رومز بھی دستیاب نہیں اور واش روم پہلے استعمال کرنے کے لیے ایک دوسرے سے مقابلے کا ماحول بن جاتا ہے۔ روٹی کے ایک ایک ٹکڑے کی وجہ سے بعض جگہوں پر چھینا جھپٹی دیکھنے کی افواہیں سامنے آتی ہیں۔ ایک لٹر پانی تک رسائی کے لیے بھی اسی طرح کی کوشش ہوتی ہے۔ یہ سب کچھ ایک زیر محاصرہ غزہ میں اب معمول کی زندگی بن چکا ہے۔ اب غزہ کے بچے بھی بجلی کے نہ ہونے پر پریشان ہوتے ہیں اور نہ ہی بجلی نہ ہونے کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ نہ اب یہ پوچھنے کے عادی رہے ہیں کہ دوپہر کے کھانے میں کیا ہے اور کب ملے گا۔ البتہ جنگ کب تک چلتی رہے گی اس بارے میں سوال ضرور اٹھایا جاتا ہے۔ اب یہاں کے عوام پر آسائش زندگی کے کواب بھی نہیں دیکھتے۔ بس گیس سلنڈر سے نکلنے والی ننھی سی امید اس ملبے سے شعلے کی طرح موجود ہے۔ دھواں اب صرف آسمان کی طرف نہیں اٹھتا بلکہ سوئے ہوئے انسانی ضمیروں تک پہنچنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ اب غزہ کے گھروں سے سوائے اس کے کوئی آگ نہیں ابھرتی بلکہ یہ آگ صرف محاصرے سے اٹھتی ہے۔

महाराष्ट्र शासन- कृषि विभाग
जलयुक्त शिवार अभियान 2.0
उपविभागीय कृषि अधिकारी, परभणी, जि. परभणी
ई-मेल आयडी: pbnsdao@gmail.com
ई-निविदा सुचना क्र. 02 दि. 07/04/2025

उपविभागीय कृषि अधिकारी,परभणी, जि.परभणी यांचे वतीने जलयुक्त शिवार अभियान-2.0 अंतर्गत सोरजा, मोहखेड तांडा ता. जितूर जि. परभणी येथील सिमेंट नाला बांध कामाकरीता सार्वजनिक बांधकाम विभाग, महाराष्ट्र शासन / कृषि विभाग यांचेकडील नोंदणीकृत सुशिक्षित बेरोजगार अभियंता, नोंदणीकृत शासकीय कंत्राटदार यांचेकडून ई-निविदा मागविण्यात येत आहेत. सदर निविदेची इतर सविस्तर माहिती http://www.mahatenders.gov.in या संकेतस्थळावर उपलब्ध आहे. उपरोक्त संकेतस्थळावर दि. 11/04/2025 ते दि. 17/04/2025 या कालावधीत निविदा कागदपत्रे डाऊनलोड करता येतील.

निविदा स्विकारण्याचा अथवा नाकारण्याचा अधिकार उपविभागीय कृषि अधिकारी परभणी यांनी राखून ठेवला आहे. अट असलेली निविदा स्विकारण्यात येणार नाही. सदर निविदा सूचनेमध्ये काही बदल असल्यास सर्व बदलांची माहिती http://www.mahatenders.gov.in या संकेतस्थळावर उपलब्ध करुन देण्यात येईल.

स्वाक्षरी
उपविभागीय कृषि अधिकारी
परभणी जि.परभणी

जिमाका/प/जाहिरात/०३/२०२५/२०२६

روزنامہ ورق تازہ 3

ریاستی-قومی

दैनिक वरक-ए-ताजा

12 April 2025

وقف ترمیمی قانون کے خلاف اردھاپور میں SIO کی بیداری مہم

اردھاپور: 11/اپریل (شیخ زبیر) ملک بھر میں جاری وقف ترمیمی قانون کے خلاف عوامی بیداری مہم کے تحت اردھاپور شہر میں بھی سماجی اور ملی تنظیموں نے احتجاجی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی ہدایت کے مطابق اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا (SIO)، اردھاپور یونٹ نے شہر کے مختلف مقامات پر کارنر میٹ کا انعقاد کیا تاکہ وقف قانون میں مجوزہ ترمیمات اور ان کے مضر اثرات سے عوام کو واقف کرایا جا سکے۔ ان کارنر میٹس میں "یوتھ مومنٹ آف مہاراشٹرا کے ریاستی سیکریٹری برادر محمد زاہد نے خصوصی طور پر شرکت کی اور حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے وقف ترمیمی قانون کی حقیقت اور اس کے پس منظر کو تفصیل سے واضح کیا۔ انہوں نے مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے شروع کی گئی قانونی اور مزاحمتی مہم کا بھی تعارف پیش کیا اور عوام کو اس مہم کا حصہ بننے کی دعوت دی۔ عوامی شعور کی بیداری اور پرامن مزاحمت کے ذریعے وقف اداروں کے تحفظ کے لیے یہ سرگرمیاں ایک مثبت پیش رفت ہیں۔ ایس آئی او نوجوانوں سے اور ملک کی امن پسند عوام سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اس غیر دستوری قانون کی مخالفت میں اپنی آواز بلند کرے۔

اردو یونیورسٹی میں اسکول آف ایجوکیشن اور دیگر طلبہ کے لیے 20 اپریل کو جاب میلہ

حیدرآباد، 11 اپریل (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، ٹریننگ اینڈ پلیسمنٹ سیل کے زیر اہتمام جاب میلے کا 20 اپریل انعقاد کیا جا رہا ہے۔ جبکہ رجسٹریشن کی آخری تاریخ 18 اپریل مقرر ہے۔ جاب میلہ میں اسکول برائے تعلیم و تربیت، مانو کے کے علاوہ دیگر کالجس کے طلبہ بھی شرکت کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان، ڈائرکٹر پلیسمنٹ سیل کے بموجب جاب فیئر کے دوران تعلیمی اداروں کو تربیت یافتہ ٹیچرس و انسانی وسائل کے انتخاب کا موقع رہے گا۔ توقع ہے کہ اس جاب میلے میں بڑی تعداد میں اسکولس اور تعلیمی ادارے شرکت کریں گے۔ خواہشمند اسکول، تعلیمی ادارے جو اس جاب میلہ میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ 5,000 روپئے فیس ادا کر کے اس لنک https://forms.gle/zP3frL965PAk5AETA کے ذریعہ رجسٹریشن کرواسکتے ہیں۔ جبکہ طلبہ کے لیے کوئی رجسٹریشن فیس نہیں ہے۔ وہ لنک https://forms.gle/hBnahGxEKcbAByXp6 پر مفت میں رجسٹریشن کرواسکتے ہیں۔ مزید تفصیلات کے لیے ڈاکٹر محمد یوسف خان (9848171044)، جناب غفران برکاتی (9044145228) اور جناب سمیر پاشاہ (9700064077)۔ سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

تنظیم اصلاح معاشرہ کی جانب سے ٹولی چوکی میں عید میلاپ و مشاعرہ کا انعقاد

حیدرآباد: 11/اپریل (راست) تنظیم اصلاح معاشرہ وازالہ منکرات کی ذیلی تنظیم بزم ادب و ترقی اردو کے زیر اہتمام شرعی کونسل سنٹر، چھابرا کالونی، ٹولی چوکی میں عید میلاپ تقریب و مشاعرہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ حافظ عبدالرزاق کی قرأت کلام پاک اور حافظ محمد اظہر کی نعت شریف سے تقریب کا آغاز ہوا۔ محمد عبدالنعیم (چیئرمین اصلاح معاشرہ وازالہ منکرات) نے خیر مقدمی کرتے ہوئے تنظیم کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ مولانا ممشاد علی صدیقی (سرپرست تنظیم) اور ڈاکٹر علیم خان فلکی نے عیدالفطر اور اصلاح ملت اسلامیہ کے موضوع پر خطاب کیا۔ صدر تنظیم قاضی سید اعجاز اللہ قادری (گورنمنٹ صدر قاضی گولکنڈہ زون، حیدرآباد) نے تقریب عید ملاپ کی نظامت کی۔ مشاعرہ کی صدارت سیف نظامی نے کی اور سعد اللہ خان سبیل نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ ارشد شرفی، ڈاکٹر علیم خان فلکی، ظفر فاروقی، ڈاکٹر طیب پاشاہ قادری، سعداللہ خان سبیل اور سیف نظامی نے کلام پیش کیا۔ اس موقع پر انجینئر نعیم بشیر (این آر آئی)، محمد ہاشم علی (صدر محبان اردو سنگاریڈی)، مولانا سراج الدین رضوی (صدر مظہر ملت اکیڈیمی)، مولانا سید خواجہ رضی الدین (گورنمنٹ صدر قاضی سلطان شاہی زون)، مولانا سید اظہر قادری خان (امام و خطیب مسجد محمود قادری چھابرا کالونی) کے علاوہ دیگر موجود تھے۔ تمام شرکاء کے لئے نہ صرف عشائیہ کا اہتمام کیا گیا بلکہ شیر خورمہ، چائے، پان اور عطر پیش کرتے ہوئے قدیم حیدرآبادی تہذیب کا احیاء کیا گیا۔ صدر اصلاح معاشرہ و ازالہ منکرات قاضی سید اعجاز اللہ قادری گورنمنٹ صدر قاضی گولکنڈہ کے شکریہ پر تقریب کا اختتام عمل میں آیا۔

مارچ کے دوران قابض اسرائیلی فوج کے ہاتھوں 800 فلسطینی گرفتار

راملہ: ۱۱/اپریل: فلسطینی قیدیوں کے حقوق پر نظر رکھنے والے اداروں کا کہنا ہے کہ قابض اسرائیلی فوج نے مارچ 2025 کے مہینے کے دوران مغربی کنارے میں منظم گرفتاری کی مہم جاری رکھی، جس میں 800 فلسطینیوں کو حراست میں لیا گیا۔ گرفتار کیے گئے شہریوں میں 84 بچے اور 18 خواتین بھی شامل ہیں۔ گرفتاری کی کارروائیوں کے دوران فلسطینی شہریوں کے ساتھ توہین آمیز سلوک اور تشدد کیا گیا۔ فیلڈ تفتیش کے دوران کئی بار گرفتار کیے گئے فلسطینیوں کو برہنہ کر کے ان کی تلاشی لی گئی۔ مارچ کے دوران گرفتاریوں کے بارے میں اپنی ماہانہ رپورٹ میں فلسطینی محکمہ امور اسیران نے وضاحت کی کہ 7 اکتوبر 2023 کو فلسطینیوں کی منظم نسل کشی کی اور جبری نقل مکانی کی جنگ کے آغاز کے بعد سے مغربی کنارے تقریبا 16,400 شہریوں کو گرفتار کیا گیا جن میں 510 خواتین اور تقریبا 1,300 بچے شامل ہیں۔ اس میں غزہ میں ہزاروں گرفتاریاں شامل نہیں ہیں۔ تنظیموں نے تصدیق کی کہ انتظامی حراست کی سطح میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، قابض فوج نے 100 سے زائد بچوں سمیت 3,498 فلسطینیوں کو انتظامی حراست میں قید کر رکھا ہے۔ انتظامی قیدیوں کی یہ تعداد برسوں بعد دیکھی جا رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق مارچ کے مہینے کے دوران قیدیوں میں سے تین شہدا کا اعلان کیا گیا: جنین سے خالد عبداللہ کو مجد جیل میں تشدد کر کے شہید کیا گیا۔ شہید علی البطش کا تعلق غزہ سے ہے جب کہ مجد جیل میں ایک سترہ سالہ بچہ بھی شہید کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مجد جیل ان سب سے نمایاں جیلوں میں سے ایک ہے جہاں نسل کشی کے بعد سے بڑے پیمانے پر جرائم کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔ جیل کے ناگفتہ بہ حالات نے بچوں سمیت قیدیوں کی تکالیف کو بڑھا دیا ہے۔ خارش عام ہو چکی ہے اور کئی دوسری بیماریاں بھی تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہیں۔ جیل میں ہر نو میں سے آٹھ فلسطینی قیدی کسی نا کسی بیماری کا شکار ہیں۔ رپورٹ میں بھاری ہتھیاروں سے لیس تشدد کرنے والے اہلکاروں کی طرف سے کیے گئے درجنوں چھاپوں کی دستاویز بھی کی گئی، جس کے دوران وسیع تلاشی لی گئی، قیدیوں کو شدید مارا پیٹا گیا اور تمام قیدیوں کو حصوں کو دوسرے حصوں میں منتقل کر دیا گیا۔ منتقلی جسمانی حملوں کے ساتھ ہوئی جس کے نتیجے میں قیدیوں کو چوٹیں آئیں۔ غزہ کے قیدیوں کے معاملے کے بارے میں، منظم جرائم کے پیمانے اور تعداد اور حراست میں رکھنے کے سخت اور خوفناک حالات جن کے ذریعے قابض جیل انتظامیہ مزید قیدیوں کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ قیدیوں کی تنظیموں نے ان قیدیوں کی شہادتوں کا حوالہ دیا جنہیں جیلوں اور کیمپوں میں دیکھا گیا جہاں غزہ کے قیدیوں کو رکھا گیا ہے۔ انہیں انتہائی گندے ماحول میں رکھا گیا ہے جہاں قیدی جلد کی بیماریوں کے ساتھ کئی دوسری بیماریوں کا شکار ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اداروں نے نقب جیل میں غزہ کے قیدیوں سے شہادتیں حاصل کی ہیں، جن میں کہا گیا ہے کہ انہیں بیرل اور کنٹینرز میں رفع حاجت کرنے پر مجبور کیا گیا، بیماری، چوٹ، پابندیاں اور ان کی بنیادی ضروریات سمیت ہر چیز کو اذیت دینے کے آلے میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ قیدیوں کے خلاف مختلف قسم کے حملے جاری ہیں، جن میں تکلیف دہ انداز میں بیٹھنے پر مجبور کرنا شامل ہے۔

جنگ کے خاتمے کا مطالبہ کرنے والے اسرائیلی فضائیہ کے ایک ہزار اہلکار برطرف

تل ابیب: ۱۱/اپریل: قابض اسرائیلی فوج کے چیف آف سٹاف ایال ازمیر اور فضائیہ کے کمانڈر تومر بار نے غزہ کی پٹی میں قید اسرائیلی قیدیوں کی واپسی اور جنگ کے خاتمے کا مطالبہ کرنے والے تقریبا 1000 اسرائیلی فضائیہ کے اہلکاروں کی طرف سے شائع ہونے والے خط پر دستخط کرنے والے اہلکاروں کو ملازمت سے برطرف کرنے کے بعد انہیں ملک بدر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ قابض صہیونی فوج کے اس اقدام سے صہیونی ریاست کے جنگی جنون اور فلسطینیوں کی منظم نسل کشی پر اصرار کا پتا چلتا ہے۔ حالیہ دنوں میں فضائیہ کے رہنماں نے خط کی تقسیم اور اشاعت کو روکنے کی کوشش کی ہے۔ خط کی اشاعت سے قبل اسرائیلی فضائیہ کے کمانڈروں نے پائلٹوں سمیت 970 فضائی عملے کے افسران اور سپاہیوں کو دھمکی دی تھی کہ اگر انہوں نے خط پر اپنے دستخط واپس نہ لیے تو انہیں ملازمت سے برخاست کر دیا جائے گا۔ اسرائیلی فوج نے عبرانی میڈیا کے ذریعے شائع کیے گئے ایک بیان میں کہا ہے کہ وہ "ایسی صورت حال کو قبول کرنے کو مسترد کرتی ہے جس میں فوج کے اہلکار پارٹی کی مخالفت کے لیے اپنے عہدوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بیک وقت اس میں حصہ لیتے ہیں۔ اس میں مزید کہا گیا ہیا یک فوجی کے لیے کمانڈ پوسٹ چھوڑنا اور اپنے کمانڈروں اور جنگ کے اہداف پر عدم اعتماد کا اظہار کرنا غیر معقول ہے۔ یہ نا قابل قبول بے ضابطگی ہے۔ اسرائیلی فوج نے کہا کہ فضائیہ کے کمانڈر میجر جنرل تومر بار نے چیف آف سٹاف ایال ازمیر کی مکمل حمایت سے خط پر دستخط کرنے والے تمام فعال ریزرو اہلکاروں کو برطرف کرنے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے زور دیا کہ سیاست کو فوج میں لانا نا قابل قبول ہے اور فوج کو سیاسی بحث سے باہر رہنا چاہیے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ "فوج ملک کی حفاظت کے لیے ایک مضبوط دیوار کے طور پر کام کرتی رہے گی۔ فضائیہ کے کمانڈر کو فوج کے تمام شعبوں کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔ ہم ریزرو اہلکاروں کے بغیر اپنے مشن کو پورا نہیں کر سکتے۔ ہم جنگ کے اہداف پر یقین رکھتے ہیں۔ سروس انجام دینے والے والے اہلکاروں پر شدید تناؤ اور دباؤ ہوتا ہے۔ ہم فوجیوں کے اہل خانہ اور اہل خانہ کی مدد کے لیے اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ سیاست کو فوج میں لانا نا قابل قبول ہے اور فوج کو سیاسی بحث سے باہر رہنا چاہیے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ "فوج ملک کی حفاظت کے لیے ایک مضبوط دیوار کے طور پر کام کرتی رہے گی۔ فضائیہ کے کمانڈر کو فوج کے تمام شعبوں کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔ ہم ریزرو اہلکاروں کے بغیر اپنے مشن کو پورا نہیں کر سکتے۔

ناگپور تشدد میں شہید محمد عرفان انصاری کے ورثہ کو جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) کی امداد

ناگپور 11/اپریل: اورنگزیب عالمگیرؒ کی قبر کو ہٹانے کے مطالبے کو لے کر گزشتہ ماہ ناگپور میں دو فرقوں کے درمیان تشدد پھوٹ پڑا، جس میں اکثریتی طبقہ کے لوگوں نے مسلمانوں پر حملہ کیا اور ان کی املاک کو بھی نقصان پہونچایا۔ واضح رہے کہ 17/مارچ کو شہر ناگپور میں ہندوتوا وادی تنظیموں کے احتجاج کے دوران قرآنی آیات پر مشتمل مقدس چادر کو نذر آتش کرنے کے بعد فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا ہوگئی اور دونوں فرقوں کے درمیان معمولی جھڑپیں بھی ہوئیں۔ اس واقعہ میں محمد عرفان انصاری شدید زخمی ہو گئے، اور دوران علاج جاں بحق ہو گئے۔ مرحوم محمد عرفان انصاری مزدور طبقہ سے تعلق رکھنے والا اپنے گھر میں اکیلا کمانے والا تھا، پسماندگان میں ایک 16/سالہ بچی (طالبہ) اور بیوی ہیں۔ مرحوم کی یہ دلی خواہش تھی کہ ان کی بیٹی تعلیم کے میدان میں آگے بڑھے اور وہ ایک کامیاب ڈاکٹر بنے، لیکن یہ خواب زندگی میں شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) نے طالبہ کو تعلیم جاری رکھنے کے لئے ایک لاکھ روپئے کی مدد بذریعہ چیک دی۔ اس موقع پر مفتی محمد صابر اشاعتی (صدر جمعیۃ علماء ضلع ناگپور) حاجی اعجاز پٹیل (نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع ناگپور) عتیق قریشی (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع ناگپور) شریف انصاری (خازن جمعیۃ علماء ضلع ناگپور) باری پٹیل، ماجد بھائی، حاجی صفی الرحمٰن، محمد اشفاق بابا، سلمان تجمل حسین خان، اطہر پرویز، جاوید عقیل، مفتی فضیل، محمد عابد، شعیب محمد، ارشد کمال، ڈاکٹر شکیل رحمانی، حاجی امتیاز احمد، فیاض اختر کے علاوہ جمعیۃ علماء کے ممبران بڑی تعداد میں موجود تھے۔

سول سوسائٹی کی تنظیموں نے غزہ کی پٹی قحط اور آفت زدہ علاقہ قرار دیا، عالمی مدد کی اپیل

راملہ: ۱۱/اپریل: فلسطینی غیر سرکاری تنظیموں کے نیٹ ورک (پی این جی اوز) نے اعلان کیا ہے کہ غزہ کی پٹی قحط کی حالت میں داخل ہو چکی ہے، تمام فریقین خاص طور پر فلسطینی اتھارٹی اور اقوام متحدہ پر زور دیتے ہیں کہ وہ اس بے مثال تباہی کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں ادا کریں، جس سے غزہ کی پٹی میں ہمارے لوگوں اور بچوں کی زندگیوں کو خطرہ لاحق ہے۔ یہ بات جمعرات کو راملہ میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس کے بعد نیٹ ورک کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں سامنے آئی، جس میں اس نے اعلان کیا کہ غزہ کی پٹی قحط کی حالت میں داخل ہو چکی ہے۔ خیال رہے کہ 2 مارچ 2025 سے پٹی میں انسانی امداد کے داخلے پر پابندی لگا دی گئی ہے، اور خوراک، طبی امداد، ایندھن اور حفظان صحت کے سامان کی ہر طرح کی رسد ختم ہو چکی ہے۔ نیٹ ورک نے کہا کہ بیکریوں اور بہت سے کمیونٹی کچن نے کام بند کر دیا ہے۔ قابض فوج نے خوراک اور ادویات کے گوداموں اور پانی کو صاف کرنے کے پلانٹ کو بمباری سے تباہ کر دیا ہے، جس سے پولیو ویکسین، ادویات، غذائی سپلیمنٹس اور دیگر جان بچانے والی اشیا کے داخلے کو روک دیا گیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ غزہ کی پٹی قحط کے ایک اعلی درجے کے مرحلے میں داخل ہو چکی ہے، جس سے شہریوں کی زندگیوں اور صحت، خاص طور پر بچوں، خواتین اور بوڑھوں پر پڑنے والے اثرات کے بارے میں انتباہ کیا گیا ہے۔ فلسطینی این جی اوز نے کہا کہ یہ صورت حال شرمناک بین الاقوامی خاموشی اور مشکوک پیچیدگی کے درمیان دیکھی جا رہی ہے، کیونکہ قابض اسرائیلی حکومت نے اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کی ہے، جس میں اسرائیلی سپریم کورٹ کا احاطہ کیا گیا ہے، جس نے اپنی حکومت کو غزہ کی پٹی میں خوراک، ادویات اور انسانی امداد کی اجازت دینے پر مجبور کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اپنے بیان میں، نیٹ ورک نے فلسطینی عوام کو بین الاقوامی تحفظ فراہم کرنے، غزہ کی پٹی کی تمام گزرگاہوں کو کھولنے، انسانی امداد اور طبی اور امدادی اہلکاروں کے داخلے کے لیے محفوظ انسانی راہداریوں کو یقینی بنانے کے لیے بین الاقوامی مداخلت کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے نسل کشی اور جنگ کے ہتھیار کے طور پر بھوک کو استعمال کرنے کے الزامات کے تحت قابض رہنماں کو بین الاقوامی فوجداری عدالت کے سامنے مقدمہ چلانے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس نے اسرائیلی حکومت اور فوج کو تمام فوجی سپلائیوں کو روکنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکہ، یورپی یونین اور دیگر ممالک کی بندرگاہوں، ہوائی اڈوں اور علاقوں کے ذریعے اسلحے کی ترسیل کو روکنے کی ضرورت ہے۔ شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ہتھیار انسانی حقوق کی وسیع پیمانے پر خلاف ورزیوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ سول سوسائٹی کی تنظیموں نے سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا کہ وہ جارحیت کو روکنے اور مکمل طور پر ناکہ بندی ختم کرنے کے لیے اسرائیل پر بین الاقوامی پابندیاں عائد کرے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کونسل اپنا ویٹو پاور استعمال کرنے میں ناکام رہتی ہے تو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کو قابض ریاست اسرائیل کی رکنیت معطل کر دینی چاہیے۔

آپ کے پیر اربوں بیکٹیریا کا گھر: پاؤں دن میں کتنی بار اور کیسے دھونے ضروری ہیں

ہم میں سے بہت سے لوگ اپنے پیروں کو روزانہ رگڑ رگڑ کر دھونے کے عادی ہوتے ہیں جبکہ بعض ایسے بھی ہیں جن کا خیال ہے کہ نہانے کے دوران پاں پر سے بس پانی بہا لینا ہی کافی ہوتا ہے۔ ان دونوں عادات کے تناظر میں اہم بات یہ جاننا ہے کہ کیا آپ اپنے پاں صحیح طریقے سے دھو رہے ہیں یا نہیں؟ جب ہم نہاتے ہیں تو فطری طور پر جسم کے کچھ حصوں پر ہماری توجہ زیادہ اور کچھ پر کم ہوتی ہے۔ تاہم بعض اوقات نہانے کے دوران پاں اس لیے بھی نظر انداز ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے جسم کا سب سے نچلا حصہ ہیں۔ تاہم ماہرین کے مطابق پیروں کو اگر بہت زیادہ نہیں تو بھی مناسب توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ برطانیہ کی نیشنل ہیلتھ سروس اور یو ایس سینٹرز فار ڈیزیز کنٹرول روزانہ صابن اور پانی کی مدد سے پاں دھونے کو صحت کے لیے ضروری قرار دیتے ہیں۔ اور اس کی سب سے اہم وجہ پیروں کی ناگوار بو سے بچنا ہے۔ پیروں کے تلووں میں جسم کے کسی بھی دوسرے حصے سے زیادہ پسینے کے غدود ہوتے ہیں جن کی تعداد فی مربع سینٹی میٹر 600 کے قریب ہوتی ہے۔ تاہم پسینہ خود بدبودار نہیں ہوتا بلکہ نمکیات، گلوکوز، وٹامنز اور امینو ایسڈز کے مرکب میں بیکٹیریا کی افزائش اسے بدبودار بنا دیتی ہے۔ برطانیہ کی یونیورسٹی آف ہل سے منسلک لیکچرر ہولی ولکنسن کہتی ہیں کہ انگلیوں کے درمیان کا حصہ بہت نم اور گرم مرطوب ہوتا ہے اس لیے وہاں زیادہ جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ ہمارے پاں زیادہ تر جوتے اور موزوں سے ڈھکے ہوتے ہیں اور اس وجہ سے بھی پیروں میں نمی کی زیادہ مقدار دن کے بیشتر حصے کے دوران برقرار رہتی ہے۔ اگر آپ انسانی جسم کے کسی بھی حصے کے فی مربع سینٹی میٹر پر دوربین کے ذریعے بہت قریب سے دیکھیں تو آپ کو اس حصے میں کہیں بھی 10 ہزار سے لے کر 10 لاکھ تک بیکٹیریا دکھائی دیں گے۔ جراثیم کی یہ تعداد جسم کے نم اور زیادہ درجہ حرارت والے حصوں خصوصا پاں میں زیادہ ہوتی ہے۔ پیروں پر بہت سے بیکٹیریا ہوتے ہیں، جیسا کہ کورنی بیکٹیریم اور سٹیفی لوکوکس اور۔ اور اگر پیروں میں پسینہ بھی موجود ہو تو ایسپرگیلس، کرپٹوکاکس، اپی کوکیوکم، کنڈیڈا، ٹرائی کوسپورسم، اور دیگر اقسام کے ان گنت بیکٹیریا یہاں جگہ بنا لیتے ہیں۔ انسانی پاں میں جسم کے کسی بھی حصے سے زیادہ بیکٹیریا اور پھپھوندی کی اقسام پائی جاتی ہیں اور شاید یہ سب باقاعدگی سے پاں دھونے کی عادت کی حوصلہ افزائی کے لیے اچھی وجوہات ہیں۔ اس حوالے سے کی جانے والی ایک تحقیق میں 40 افراد کے پیروں کے تلووں سے نمونے لیے گئے۔ تحقیق کے نتائج میں بتایا گیا کہ پاں دھونے سے بیکٹیریا کی تعداد پر خاصا فرق پڑتا ہے۔ جو لوگ دن میں دو بار اپنے پیر دھوتے تھے ان کے پاں میں تقریبا 8,800 بیکٹیریا فی مربع سینٹی میٹر ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس جو لوگ ہر دوسرے دن نہاتے تھے ان کے پیروں میں فی مربع سینٹی میٹر 10 لاکھ سے زیادہ بیکٹیریا پائے گئے۔ تاہم پیروں میں مائیکرو جنزم ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ پاں سے بدبو لازمی آئے گی، یہ پریشانی کی بات نہیں تاہم پیروں پر بیکٹیریا کی اقسام ان کی تعداد سے زیادہ اہم ہیں۔ سٹیفی لوکوکس نامی بیکٹیریا پاں کی ناگوار بو کے لیے ذمہ دار غیر مستحکم فیٹی ایسڈ (Volatile fatty acids) پیدا کرنے کا بنیادی عنصر ہیں۔ پیروں کی جلد پر پسینے کے غدود الیکٹرولائٹس، امینو ایسڈ، یوریا اور لیکٹک ایسڈ کا مرکب خارج کرتے ہیں۔ سٹیفی لوکوکس بیکٹیریا فوڈ پروسیسنگ کے دوران امینو ایسڈ کو غیر مستحکم فیٹی ایسڈ (VFA) میں تبدیل کرتے ہیں۔ اس عمل میں اہم کیمیائی عنصر آئی سوویلیرک ایسڈ خارج ہوتا ہے جس کی بدبو ہمیں بےچین اور بے آرام کر دیتی ہے۔ سنہ 2014 میں کی جانے والی ایک تحقیق میں 16 افراد کے پیروں کا جائزہ لیا گیا اور اس میں یہ بات سامنے آئی کہ پیروں کے تلووں پر موجود 98.6 فیصد بیکٹیریا سٹیفیلوکوکس تھے۔ آئی سوویلیرک ایسڈ سمیت غیر مستحکم فیٹی ایسڈ کی سطح پاں میں بدبو کا باعث بنی اور ان کی تعداد پاں کے اوپری حصے کے برعکس تلووں میں نمایاں دکھائی دی۔ اس تحقیق کے مطابق پاں کی بدبو کا تعلق سٹیفی لوکوکس بیکٹیریا کی تعداد سے پایا گیا جبکہ صابن کا پیر کے تلووں تک نہ پہنچنا بھی اس بدبو کی وجوہات میں سے ایک ہے۔ تاہم پاں دھونے کا تعلق محض بدبو کو روکنے تک محدود نہیں ہے۔ بہت سی بیماریوں اور پیروں کے مسائل سے بچنے کے لیے پاں کو صحیح طریقے سے دھونا ضروری ہے۔ نیویارک کے ہسپتال ماؤنٹ سینائی کے ماہر امراض جلد پروفیسر جوشواز یچنر کہتے ہیں کہ انگلیوں کے درمیان تنگ جگہ کی وجہ سے اس مقام پر مائیکروبیل انفیکشن کا سب سے زیادہ خطرہ ہے جو خارش، سوجن اور بدبو کا سبب بن سکتا ہے۔ ان کے مطابق اس عمل سے جلد کی حفاظت کے لیے موجود تہہ میں خلل پڑتا ہے۔ یہ جرثوموں کے جلد پر حملہ کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف قسم کے انفیکشنز کا خطرہ بھی بڑھا سکتا ہے۔ پروفیسر جوشواز یچنر کے مطابق سب سے عام مسئلہ ایتھلیٹس فٹ ہے، جو پاں کی جلد کا فنگل انفیکشن ہے۔ اس انفیکشن کی ذمہ دار پھپھوندی گرم، تاریک اور مرطوب درجہ حرارت میں پروان چڑھتی ہے۔ لہذا یہ حالت عام طور پر انگلیوں کے درمیان خالی جگہوں کو متاثر کرتی ہے۔ اس لیے اس حصے کو صاف اور خشک رکھنا ضروری ہے جو ہمارے پاں کی صحت کے لیے ایک اچھی عادت ہے۔ یہ انفیکشن آپ کے پیروں کے تلووں اور انگلیوں کے درمیان خارش اور جلد کے پھٹنے جیسی علامات کا سبب بن سکتا ہے۔ اگر آپ اپنے پیروں کو صاف رکھنے کی اچھی عادت کو اپنا لیں تو اس سے پاں کی جلد سٹیفی لوکوکس یا سیوڈوموناس بیکٹیریا کے انفیکشن سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ اگرچہ یہ بیکٹیریا قدرتی طور پر آپ کی جلد پر موجود ہوتے ہیں تاہم اگر یہ کسی بھی کٹ کے ذریعے آپ کے خون کے دھارے میں داخل ہوتے ہیں تو یہ سنگین انفیکشن کا سبب بن سکتا ہے۔ ہولی ولکنسن کا کہنا ہے کہ پاں میں انفیکشن ہونے کا امکان زیادہ ہوتا ہے کیونکہ وہاں زیادہ بیکٹیریا ہوتے ہیں اور ایسے میں اگر آپ کو پیروں میں کوئی چوٹ لگتی ہے، تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ جراثیم اس زخم میں داخل ہو سکتے ہیں۔ لیکن دوسری جانب اگر آپ اپنے پیروں کو اچھی طرح سے صاف کرتے ہیں تو بھی جلد میں انفیکشن کا امکان ہو سکتا ہے تاہم یہ ضرور ہے کہ پیروں کو باقاعدگی سے دھونے سے بیکٹیریا کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔ لہذا اگر آپ کو زخم لگتا ہے تو خون کے دھارے میں داخل ہونے کے لیے زخم کے آس پاس کے جراثیم کم ہوں گے۔ اگر آپ کو ذیابیطس ہے تو اس صورت میں تو پیروں کو بار بار دھونا اور ان کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ ذیابیطس کے مریضوں میں پیتھوجینک بیکٹیریا کی مقدار زیادہ ہوتی ہے جو ان کے پیروں کی جلد پر رہتے ہیں۔ ہولی ولکنسن کا کہنا ہے کہ ہمارے جسم میں موجود جراثیم انفیکشن کا سبب بننے کے موقع کا انتظار کر رہے ہیں۔ اسی لیے ذیابیطس کے مریضوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے پیروں کا خاص خیال رکھیں، کیونکہ اس کی وجہ سے انھیں انفیکشن ہونے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ ذیابیطس کے شکار افراد کی قوت مدافعت بھی کمزور پڑنے کا خدشہ ہوتا ہے اس لیے اگر انھیں انفیکشن ہو جائے تو ان کا جسم اس سے بہتر طور سے لڑ نہیں سکتا۔ شوگر کے مریضوں کے پیروں پر کٹ لگنے اور زخم ہونے کا بھی خطرہ رہتا ہے اور اگر ان کا بروقت علاج نہ کیا جائے تو ان کے لیے انگلیوں، پیروں، یا یہاں تک کہ اعضا کو کاٹنا پڑ سکتا ہے۔ ہولی ولکنسن کے مطابق اگر آپ کی بلڈ شوگر بڑھی ہوئی یا بے قابو ہے تو آپ کے پیروں کے اعصاب کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور یوں آپ کو اپنے پیروں کو ٹھیک سے محسوس کرنا تک بھی مشکل ہو سکتا ہے۔ پیروں کو دھونے کا عمل آپ کو ٹھیک سے جانچ کرنے اور انفیکشن سے محفوظ رہنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ ہولی ولکنسن اور ڈائیبیٹکس یوکے جیسی فلاحی تنظیمیں تجویز کرتی ہیں کہ ذیابیطس کے مریضوں کو چاہیے کہ وہ ہر روز اپنے پاں مناسب طریقے سے دھوئیں۔

تاہم دیگر لوگوں کے لیے ماہرین کیا کہتے ہیں؟

کچھ ماہرین کا کہنا ہے کہ زیادہ تر لوگوں کے لیے روزانہ پاں دھونے سے صحت کو بہت کم فائدہ ہوتا ہے اور یہ جلد کے مسائل کا خطرہ بھی بڑھا سکتا ہے۔ بہرحال جسم کے دیگر حصوں کی مانند پیروں کی جلد بھی ضروری افعال کو انجام دینے کے لیے مددگار اور فائدے مند جرثوموں کی اپنی کمیونٹی پر انحصار کرتی ہے۔ یہ کمیونٹی نقصاندہ بیکٹیریا پر غالب آتی ہے اور وہ ماحول پیدا کرتی ہے جس سے جلد کو نم اور ملائم رہتی ہے اور یہاں تک کہ زخموں کی مرمت میں بھی مددگار ماحول فراہم کرتے ہیں۔ بار بار رگڑ کر دھونے سے ان فائدہ مند جراثیم کی تہہ بھی کم ہوتی ہے، خاص طور پر اگر پانی گرم ہو۔ اس کے نتیجے میں جلد خشک، حساس اور خارش زدہ ہو سکتی ہے۔ پھٹی ہوئی جلد بیکٹیریا کو عام طور پر جلد کے حفاظتی حصار کو توڑنے کی اجازت دے سکتی ہے، جس سے انفیکشن کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ جوشواز یچنر کا کہنا ہے کہ جلد کو زیادہ دھونے سے جلد کی رکاوٹ میں خلل پڑ سکتا ہے، جلد قدرتی تیل سے محروم ہو سکتی ہے، جس سے خشکی اور سوزش میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس سے خارش، خشک جلد پیدا ہوتی ہے اور ایکزیما جیسے حالات میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ جوشوا کا کہنا ہے کہ یہ بھی ضروری ہے کہ پیروں کی جلد کو ضرورت سے زیادہ سکرب یا ایکسفولیئیٹ نہ کیا جائے۔ ایک خدشہ یہ بھی ہے کہ اینٹی بیکٹیریل صابن جلد پر جراثیم کے نازک توازن کو خراب کر سکتے ہیں اور اس سے فائدہ مند بیکٹیریا بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ہمارے جسم کسی حد تک جرثوموں کو چیلنج کرنے کے بھی عادی رہے ہوں۔ آسان الفاظ میں کہیں تو اگر ہم نے بچپن میں بیکٹیریا اور وائرس کا سامنا نہیں کیا ہوتا تو ہمارا جسم بیکٹیریل اور وائرل حملوں سے ردعمل کرنا اور ان سے لڑنا نہیں سیکھ پاتا۔ اسی لیے کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ اس وجہ سے بہت زیادہ نہانا یا بار بار غسل کرنا بھی ہمارے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ پاں کو کتنی بار دھونا چاہیے؟ اور اس سب تفصیل کے بعد اب سوال باقی رہ جاتا ہے کہ ہمیں اپنے پاں کتنی بار دھونے چاہییں؟ اس سوال کا جواب ہر شخص کی جسمانی حالت اور ماحول پر منحصر ہے۔

ہولی ولکنسن کے مطابق:

ذیابیطس کے مریضوں کے لیے سفارش کی جاتی ہے کہ وہ ہر روز باقاعدگی سے اپنے پیروں کو دھوئیں، لیکن اگر آپ کو کوئی عارضہ لاحق نہیں تو ہر دوسرے دن پاں کی اچھی طرح صفائی کرنا کافی ہے۔ اگر آپ زیادہ ورزش کرتے ہیں تو آپ کو اپنے پیروں کو کسی ایسے شخص سے زیادہ باقاعدگی سے دھونا چاہیے جو کم فعال ہوں یعنی ورزش وغیرہ نہ کرتے ہوں۔ پاؤں دھونے کا طریقہ بھی اہم ہے۔ آپ اپنے پیروں کو کس طرح دھوتے اور خشک کرتے ہیں اس کا بھی صحت پر اثر پڑتا ہے بہت سے لوگ یہ سوچتے ہیں کہ نہانے کے دوران پاں پر پانی بہانے ہی سے ہمارے پاں دھل جاتے ہیں، لیکن ایسا نہیں ہے۔ ہمیں درحقیقت اپنے پیروں کو صابن کی مدد سے باقاعدہ طور پر دھونے کی ضرورت ہیتا ہم برطانیہ کی برسٹل یونیورسٹی میں نیوروسائنس اور فزیالوجی کے ایک لیکچرر ڈین بومگارڈ اپنے مریضوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنے پیروں کو مناسب طریقے سے خشک کریں۔ ین بومگارڈ کا کہنا ہے کہ جب آپ کی انگلیوں کے درمیان نمی اور گرم درجہ حرارت موجود ہو تو کئی قسم کے انفیکشن کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

وجے دیوراکونڈا کی فلم 'کنگڈم' کا نیا پوسٹر جاری، فلم 50 دن بعد سینما گھروں کی زینت بنے گی

ممبئی: 11/اپریل (ایم ملک) 'کنگڈم' کا ٹیزر ریلیز ہوتے ہی سوشل میڈیا پر وائرل ہو گیا۔ وجے دیوراکونڈا کو اس انداز میں پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا۔ اس کی خام توانائی، ناہموار توجہ اور بے قابو جذبہ سبھی ٹیزر میں جھلکتے ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے کوئی طوفان آ رہا ہے، جسے روکنا ناممکن ہے۔ وجے اس روپ میں پوری طرح سے بدل چکے ہیں۔ ان کی سکرین پر موجودگی خود بتاتی ہے کہ اس بار کچھ بڑا ہونے والا ہے۔ ٹیزر میں ان کے انداز کو دیکھ کر مداح صرف ایک ہی بات کہہ رہے ہیں، یہ اوتار اب تک کا سب سے نڈر اور فائر برینڈ روپ ہے۔ فلم کا کریز پہلے ہی بہت زیادہ تھا اور اب ٹیزر نے جوش ساتویں آسمان پر پہنچا دیا ہے۔ میکرز نے شائقین کے لیے الٹی گنتی بھی شروع کر دی ہے، کیونکہ فلم کی ریلیز میں صرف 50 دن باقی ہیں۔ کنگڈم کے بنانے والوں نے آج سوشل میڈیا پر ایک زبردست پوسٹر شیئر کر کے فلم کی ریلیز کی الٹی گنتی شروع کر دی ہے۔ ٹیزر نے جو جنون پیدا کیا وہ حقیقت سے پرے تھا۔ اب تصور کریں کہ فلم کیا کرے گی۔ ٹیزر نے ریکارڈ توڑ دیا، صرف 24 گھنٹوں میں 10 ملین ویوز کو عبور کیا۔ سامعین کا جوش و خروش عروج پر ہے، اور فلم نے ریلیز سے پہلے ہی تاریخ رقم کر دی ہے اور اس کے ساؤنڈ ٹریک کے لیے مکمل طور پر AI (آرٹیفیشل انٹیلی جنس) کے ذریعے ڈیزائن کردہ تھیمٹک ویڈیو ریلیز کرنے والی پہلی فلم بن گئی ہے۔ وجے دیوراکونڈا، گوتم ٹی اور انیرودھ روی چندر 30 مئی 2025 کو کنگڈم کے ساتھ فلم کی ریلیز کے ساتھ سینما گھروں میں دھوم مچانے کے لیے تیار ہیں۔

ایس سی ای آر ٹی اور بی ایم سی کے اشتراک سے منعقد ویڈیو میکنگ مقابلہ کے جلسہ تقسیم انعامات کا انعقاد

انعام یافتگان میں ایف شمال وارڈ کے چار اردو اساتذہ بھی شامل

ممبئی 11/اپریل (ذوالقرنین احمد) ایس سی ای آر ٹی، پونے اور بی ایم سی، ممبئی کے اشتراک سے اساتذہ کے مابین ویڈیو میکنگ مقابلہ کا انعقاد کیا گیا تھا۔ جس میں مختلف زمروں میں تعلیمی ویڈیو بنا کر اس مقابلے میں حصہ لینا تھا۔ سینکڑوں اساتذہ نے مختلف ویڈیوز کے ذریعہ اس میں حصہ لیا۔ پینگوئن ہال، وی جے گارڈن (رانی باغ) ممبئی میں، اس مقابلے میں کامیابی حاصل کرنے والے اساتذہ کے اعزاز میں جلسہ تقسیم انعامات کا انعقاد کیا گیا۔ ۱۲ تعلقہ جات (URC) سے زائد از ۱۲۰ اساتذہ کو اول، دوم، سوم انعامات سے نوازا گیا۔ اول مقام حاصل کرنے والے کو ٹرافی، سند اور ۳۰۰۰ روپے، دوم مقام حاصل کرنے والے کو ٹرافی، سند اور ۲۰۰۰ روپے نیز سوم مقام حاصل کرنے والے کو ٹرافی، سند اور ۱۰۰۰ روپے بطور انعام دیے گئے۔ واضح رہے اس مقابلے میں ایف شمال سے اردو کے چار اساتذہ، خلیل سرکانے نگر میونسپل اردو اسکول نمبر ۲، عبدالرزاق سروامن راؤ مہاڈک میونسپل اردو اسکول نمبر ۳، اخلاق سروڈالا میونسپل اردو اسکول، صابر سروامن راؤ مہاڈک میونسپل اردو اسکول نمبر ۴ کو بھی انعامات سے نوازا گیا

ऊर्दू दैनिक वरक -ए- ताजा

روزنامہ ورق تازہ

4

مقامی وعلاقائی

12/اپریل 2025

امرت بھارت اسٹیشن اسکیم

مہاراشٹر کے 132 ریلوے اسٹیشنوں کا نیا رنگ روپ

ریلوے وزیر اشونی ویشنو کی معلومات، وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کا اظہارِ تشکر

ناندیڑ ضلع میں حمایت نگر، کنوٹ، بھوکر، دھرم آباد، مدکھیڈ جنکشن، عمری اسٹیشن کی دوبارہ ترقی کے لیے فنڈز

ممبئی، 11/اپریل (ورق تازہ نیوز) بھارتی ریلوے کی "امرت بھارت اسٹیشن" اسکیم کے تحت مہاراشٹر کے کل 132 ریلوے اسٹیشن شامل کیے گئے ہیں۔ اس اسکیم کے ذریعے ملک بھر کے اہم ریلوے اسٹیشنوں کو جدید بنایا جائے گا اور مسافروں کو بہتر سہولیات فراہم کی جائیں گی، یہ معلومات مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے دی۔ یہ معلومات وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس اور مرکزی وزیر اشونی ویشنو کی موجودگی میں ہوئی ایک پریس کانفرنس میں فراہم کی گئیں۔ مہاراشٹر میں ریلوے کے بنیادی ڈھانچے کے معیار کی تعریف کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر اشونی ویشنو کا شکریہ ادا کیا۔ اس اسکیم میں شامل کچھ اہم اسٹیشنز یہ ہیں: چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس، دادر (وسطی و مغربی)، اندھیری، لوہ مارگ تلک ٹرمینس، پونے، ناسک روڈ، ناگپور، سمبھاجی نگر، کولہاپور، پربھنی، سولاپور، ستارہ، سانگلی، امراوتی، بھوساول وغیرہ۔ اس کے علاوہ مضافاتی اور دیہی علاقوں کے کئی اسٹیشن بھی اس میں شامل ہیں، مثلاً: اکال کوٹ روڈ، داؤنڈ، اگتپوری، چاندا فورٹ، مالاڈ، ڈومبیولی، چچوا ڑ وغیرہ۔ اس اسکیم کے ذریعے اسٹیشنز پر مسافروں کے لیے ویٹنگ لاؤنج، فوڈ کورٹ، صاف ستھری بیت الخلاء، لفٹ، ایسکلیٹرز اور ڈیجیٹل سہولتوں جیسی جدید خدمات فراہم کی جائیں گی۔ اس کے ساتھ ہی اسٹیشنز کی خوبصورتی میں اضافہ اور شہروں سے بہتر رابطے کے لیے ہم آہنگ ٹرانسپورٹیشن سسٹم کو فروغ دیا جائے گا۔
اس منصوبے میں اسٹیشنز کے نام اور ان کے لیے منظور شدہ فنڈز کچھ یوں ہیں: اجنی اسٹیشن (297.8 کروڑ)، ناگپور جنکشن۔ (589 کروڑ)، نیتا جی سبھاش چندر بوس اتواری جن۔ (17.4 کروڑ)، جالنا (189 کروڑ)، چھترپتی سنبھاجی نگر (241 کروڑ)، روٹیگاؤں (12 کروڑ)، اہلیا نگر (31 کروڑ)، بائیکلہ (35.5 کروڑ)، چچوکلی (52 کروڑ)، چارنی روڈ (23 کروڑ)، چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینل (1813 کروڑ)، گریٹ لین روڈ (18 کروڑ)، گریٹ 3 کروڑ (3 کروڑ)، مریل 3 کروڑ (3 کروڑ) (27.7 کروڑ)، سینڈہرسٹ روڈ (16.4 کروڑ)، مرتیجا پور اسٹیشن (13 کروڑ)، بڈنیرا (36.3 کروڑ)، بارامتی (11.4 کروڑ)، داؤنڈ (44 کروڑ)، کیڈگاؤں (12.5 کروڑ)، پرلی ویجناتھ (25.7 کروڑ)، بھنڈارا روڈ (7.7 کروڑ)، گونڈیا 40 کروڑ، 15 کروڑ، 12 کروڑ، 12 کروڑ، ٹی۔ (29 کروڑ)، بلارشاہ (31.4 کروڑ)، چندرپور (25.5 کروڑ)، چندا فورٹ (19.3 کروڑ)، دھولے (9.5 کروڑ)، لاسلگاؤں (10.5 کروڑ)، منماد (45 کروڑ)، نگرسول (20.3 کروڑ)، نندگاؤں (20 کروڑ)، امگاؤں (7.8 کروڑ)، وڈسا (20 کروڑ 43 کروڑ)، ہمگاؤں (20.6 کروڑ) ہنگولی دکن (21.5 کروڑ)، کنوت (23 کروڑ)، چالسگاؤں (35 کروڑ)، املنیر (29 کروڑ)، دھرنگاؤں (26 کروڑ)، پچورا جنن۔ (28 کروڑ)، دیوا (45 کروڑ)، ممبرا (15 کروڑ)، شاہد (8.4 کروڑ)، کولہاپور- چھترپتی شاہو مہاراج ٹرمینس (43 کروڑ)، لاتور (19 کروڑ)، جیور (20 کروڑ)، کردوواڑی جن (20 کروڑ)، پھلٹن (1 کروڑ)، واتھر (8 کروڑ 20 کروڑ)، چترپتی شاہو مہاراج ٹرمینس (43 کروڑ)۔ کروڑ)، دیہو روڈ اسٹیشن (8.05 کروڑ)، تلیگاؤں اسٹیشن (40.34 کروڑ)، ملاڈ اسٹیشن (12.32 کروڑ)، کرلا جنکشن۔ اسٹیشن (28.81 کروڑ)، کنجر مرگ اسٹیشن (27 کروڑ)، ودیا وہار اسٹیشن (32.8 کروڑ)، وکرولی اسٹیشن (19 کروڑ)، جوگیشوری اسٹیشن (119 کروڑ)، ماٹونگا اسٹیشن (17.3 کروڑ)، پریل اسٹیشن (19.4 کروڑ)، پربھادیوی (21 کروڑ)، وڈالا اسٹیشن (13 کروڑ)، 13 کروڑ، وڈالا اسٹیشن (13 کروڑ)۔ (30 کروڑ)، مدکھیڈ جنون۔ اسٹیشن (23 کروڑ)، عمری اسٹیشن (8 کروڑ)، دیولالی اسٹیشن (10.5 کروڑ)، اگت پوری اسٹیشن (12.5 کروڑ)، دھاراشیو اسٹیشن (22 کروڑ)، گنگا کھیڈ اسٹیشن (16 کروڑ)، مناوتھ روڈ اسٹیشن (12 کروڑ)، پربھنی جنکشن۔ اسٹیشن (26 کروڑ)، پرتور اسٹیشن (23 کروڑ)، پورن جنکشن۔ اسٹیشن (24 کروڑ)، سیلو اسٹیشن (23.2 کروڑ)، ہڈپسر اسٹیشن (25 کروڑ)، گودھانی اسٹیشن (29 کروڑ)، کٹول اسٹیشن (23.3 کروڑ)، کاٹھی اسٹیشن (7.7 کروڑ)، نرکھیڑ جنکشن۔ اسٹیشن (37.6 کروڑ)، کراڈ اسٹیشن (12.5 کروڑ)، سانگلی اسٹیشن (24.2 کروڑ)، لونند جنکشن۔ اسٹیشن (10.5 کروڑ)، ستارا اسٹیشن (34.3 کروڑ)، بیلا پور اسٹیشن (32 کروڑ)، کوپرگاؤں اسٹیشن (30 کروڑ)، سیواگرام اسٹیشن (18 کروڑ)، دھامنگاؤں اسٹیشن (18 کروڑ)، ہنگنگھاٹ اسٹیشن (22 کروڑ)، پلگاؤں اسٹیشن (16.5 کروڑ)، اُرولی اسٹیشن (13 کروڑ)، اسٹیشن 29 کروڑ، اسٹیشن 29 کروڑ، وسیم پور اسٹیشن (13 کروڑ)۔ ناندورا اسٹیشن (10.6 کروڑ)، راور اسٹیشن (9.2 کروڑ)، ساوداا سٹیشن (8.5 کروڑ)، دودھنی اسٹیشن (22 کروڑ)، پنڈھار پور اسٹیشن (40 کروڑ)، سولاپور اسٹیشن (56 کروڑ)، نندربار اسٹیشن (15 کروڑ) اور پالگھر اسٹیشن (17.5 کروڑ)۔

ناندیڑ: دعوت ولیمہ تقریب میں دائیں سے محمد تقی انکے باز و نوشہ اور نوشہ کے والد یوسف خان پٹیل' 11/اپریل 2025

گونڈیا- بلہارشاہ ریلوے لائن کو دوگنا کرنے 4,819 کروڑ کے منصوبے کو منظوری دی گئی

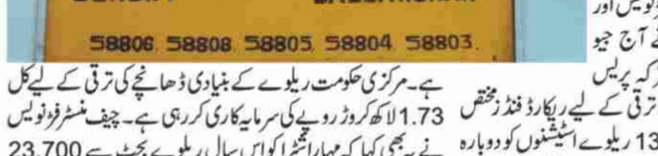

ممبئی، 11: ودربھ میں گونڈیا تا بلہارشاہ ریلوے لائن کو دوگنا کرنے کے لیے 4,819 کروڑ روپے کا فنڈ منظور کیا گیا ہے۔ یہ پروجیکٹ ودربھ میں ریلوے نیٹ ورک کو مضبوط کرے گا اور مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ، تلنگانہ اور آندھرا پردیش کے ساتھ تجارت اور کاروبار کو بڑھانے میں مدد کرے گا۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے اس کے لیے مرکزی وزیر ریلوے اشونی وشنو کا شکریہ ادا کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور مرکزی وزیر ریلوے اشونی وشنو نے آج جیو کنونشن سنٹر، بی کے سی میں ایک مشترکہ پریس کانفرنس کی۔ مہاراشٹر میں ریلوے کی ترقی کے لیے ریکارڈ فنڈز مختص کیے گئے ہیں، اور اس کے ذریعے 132 ریلوے اسٹیشنوں کو دوبارہ تیار کیا جائے گا۔ اس میں چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس بھی شامل ہے۔ مرکزی حکومت ریلوے کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے کل 1.73 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کر رہی ہے۔ چیف منسٹر فڑنویس نے یہ بھی کہا کہ مہاراشٹرا کو اس سال ریلوے بجٹ سے 23,700 کروڑ روپے ملے ہیں۔

پھلوں کی فصل انشورنس اسکیم میں شامل ہونے والے کسانوں کے لیے ای- فصل جائزہ لازمی

ناندیڑ، 11 اپریل: نظرثانی شدہ موسمیاتی مبنی پھلوں کی فصل انشورنس اسکیم میں شامل ہونے والے کسانوں کے لیے ای- فصل جائزہ کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ وہ کسان جنہوں نے پھلوں کی فصل کا انشورنس لیا ہے لیکن ڈیجیٹل کراپ سروے موبائل ایپ کے ذریعے ای- فصل جائزہ نہیں کیا ہے، وہ 25 اپریل 2025 تک یہ جائزہ مکمل کریں۔ بصورت دیگر، 12 جون 2024 کے سرکاری حکم کے تحت 12/7 پر ای- فصل جائزہ کی عدم موجودگی والے تمام انشورنس درخواستیں منسوخ کر دی جائیں گی اور پھلوں کی فصل انشورنس کا فائدہ نہیں دیا جائے گا، یہ اپیل ضلع سپرنٹنڈنٹ زراعت افسر ناندیڑ نے کی ہے۔ نظرثانی شدہ موسمیاتی مبنی پھلوں کی فصل انشورنس اسکیم 12 جون 2024 کے سرکاری حکم کے مطابق بھارتی زرعی انشورنس کمپنی کے ذریعہ منظم کی جا رہی ہے۔ مرگ بہار 2024 کے لیے اس اسکیم کے تحت موسمی، چیکو، امرود، سیتاپھل، اور لیموں جیسی 5 پھلوں کی فصلوں کے لیے، اور آمبیا بہار 2024-25 کے لیے نارنگی، موسمی، کیلا، آم، اور پپیتا جیسی 5 پھلوں کی فصلوں کے لیے ناندیڑ ضلع میں موسمی خطرات کی بنیاد پر یہ اسکیم نافذ کی جا رہی ہے۔ مزید معلومات کے لیے 12 جون 2024 کا سرکاری حکم مہاراشٹر حکومت کی ویب سائٹ https//:www.maharashtra.gov.in پر دستیاب ہے۔

گیگ اور پلیٹ فارم ورکرز سے ای- شرم پورٹل پر رجسٹریشن کی اپیل

ناندیڑ، 11 اپریل: (ورق تازہ نیوز) مرکزی وزارت برائے محنت و روزگار اور ریاستی حکومت کے اشتراک سے قومی ای- شرم پورٹل پر رجسٹریشن مہم 7 سے 17 اپریل تک چلائی جا رہی ہے۔ گیگ اور پلیٹ ارم ورکرز سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ 17 اپریل تک اس رجسٹریشن مہم میں حصہ لیں اور ای- شرم پورٹل پر رجسٹریشن کریں یا یہاں
https //:register.esharm.gov.in /#/ user/ platform
خود رجسٹریشن کریں، یہ اطلاع بھارت سرکار کی وزارت برائے محنت و روزگار نے دی ہے۔ اس رجسٹریشن مہم کے تحت گیگ اور پلیٹ فارم ورکرز کی ای- شرم پورٹل پر رجسٹریشن کی جا رہی ہے۔ اس رجسٹریشن کے ذریعے ان کا آیوشمان کارڈ بنایا جائے گا، جس کے تحت ہر خاندان کو 5 لاکھ روپے کا سالانہ صحت بیمہ کور 31 ہزار اسپ کیا جائے گا، یہ معلومات بیڑی مزدور فلاحی فنڈ اسپتال ناندیڑ نے ایک پریس ریلیز کے ذریعے دی ہے۔

پانی کے تئیں عوام میں آگاہی وشعور بیداری کیلئے 15 سے 30 اپریل تک پندرہ روزہ مہم

ناندیڑ، 11 اپریل: پانی کی انتظامیہ کے بارے میں لوگوں کو آگاہی دینے اور پانی کے نظم و نسق کی بڑے پیمانے پر شعور پیدا کرنے کے مقصد سے، ریاست میں پانی کے انتظام کی اقدام مہم پندرہواڑہ 15 سے 30 اپریل 2025 کے درمیان منعقد کی جارہی ہے۔ اس مہم کی شروعات 15 اپریل 2025 کو ضلعی کلکٹر راہول کرڈیلے کے ہاتھوں کلکٹر آفس میں پانی کی پوجا سے ہوگی۔ آج ریاست کے آبی وسائل کے وزیر ڈاکٹر رادھا کرشن وکھے پاٹل نے ویڈیو کانفرنس کے ذریعے پیشگی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ اس میٹنگ میں آبی وسائل کے وزیر گریش مہاجن، اضافی چیف سکریٹری دیپک کپور موجود تھے۔ اس کے علاوہ تمام ضلعی کلکٹرز، گوداوری اور کرشنا کھورے ڈویلپمنٹ بورڈ کے ایگزیکٹو ڈائریکٹرز، چیف انجینئرز، سپرنٹنڈنٹ انجینئرز، اور فیلڈ افسران کی موجودگی بھی درج کی گئی۔ اس دوران پندرہواڑہ کے دوران منعقد کی جانے والی سرگرمیوں کا پیشگی جائزہ لیا گیا۔ اس اقدام کے تحت، مختلف پروگرامز 15 سے 30 اپریل کے درمیان ترتیب دیے گئے ہیں، جن میں افسران و ملازمین کی تربیت، پانی کی صفائی مہم، کسانوں کے ساتھ مباحثے اور مسائل کے حل کے لیے اقدامات شامل ہیں۔ پانی کے صحیح استعمال، زراعت میں پیداواریت بڑھانے، اور دیگر شعبوں میں پانی کی بہتر منصوبہ بندی کی حوصلہ افزائی کے لیے مختلف ورکشاپس اور میٹنگز منعقد ہوں گی۔ اس کے علاوہ، پانی کے غیر قانونی استعمال اور مسائل کے حل کے لیے بھی خصوصی توجہ دی جائے گی۔ اس مہم کے اختتام پر کامیاب کام کرنے والے افسران کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور نمایاں کارنامے انجام دینے والے انجینئرز کا اعزاز کیا جائے گا۔

پہاڑی علاقوں میں پانی کا شدید بحران

این سی پی- ایس پی کے وفد کی پانی سپلائی محکمہ کے انجینئر سے ملاقات

ممبئی: مشرقی ممبئی کے کئی پہاڑی اور پسماندہ علاقوں میں جاری پانی کے شدید بحران پر نیشنلسٹ کانگریس پارٹی شرد چند پوار نے برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کو سخت انتباہ دیتے ہوئے فوری اقدامات کا مطالبہ کیا ہے۔ پارٹی کے ریاستی ترجمان اور یوتھ ونگ ممبئی کے صدر ایڈوکیٹ امول ماتیلے کی قیادت میں ایک وفد نے مشرقی مضافات کے نائب آبی انجینئر شنتارام رانے اور ایگزیکٹو انجینئر، واٹر ڈپارٹمنٹ سے ملاقات کی اور ان علاقوں میں برسوں سے پانی کی کمی سے جوجھ رہے شہریوں کے مسائل ان کے سامنے رکھے۔ گھاٹکوپر ویسٹ کے پارسی واڑی، گوساوی چال، آزاد نگر، کاجوٹیکڑی، سدھارتھ نگر، رام جی نگر، کھنڈوبا ٹیکڑی، وکرولی پارک سائٹ، ورسھا نگر، ناگوبا نگر، یو ٹی کے گوتم نگر، سوامی نارائن نگر، اور چندیولی کے نارائن نگر، اشوک نگر، تین نمبر علاقہ و 90 فٹ روڈ جیسے علاقوں میں رہائش پذیر ہزاروں خاندانوں کو روزانہ پانی کی قلت کا سامنا ہے۔ وفد نے بتایا کہ ان بستیوں میں رات تقریباً گیارہ بجے، وہ بھی انتہائی کم دباؤ کے ساتھ، بمشکل آدھے گھنٹے کے لیے پانی فراہم کیا جاتا ہے، جو اکثر گھروں تک پہنچ ہی نہیں پاتا۔ اس صورتحال سے بزرگوں، خواتین، بچوں اور خاص طور پر بیمار افراد کو شدید مشکلات درپیش ہیں۔ پارٹی کی جانب سے الزام عائد کیا گیا کہ شہریوں کی جانب سے بار بار تحریری شکایتوں کے باوجود میونسپل انتظامیہ نے کوئی سنجیدہ قدم نہیں اٹھایا۔ ایڈوکیٹ امول ماتلے نے کہا کہ یہ صرف عوام کی ضرورت نہیں بلکہ ان کا حق ہے، اور وہ اس حق کے لیے کسی بھی حد تک جانے کو تیار ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ پانی انسانی زندگی کا بنیادی حق ہے اور اگر اسے حاصل کرنے کے لیے بھی جدوجہد کرنا پڑے تو یہ انتظامیہ کے لیے باعثِ شرم ہے۔ پارٹی نے تین اہم مطالبات پیش کیے ہیں کہ پہاڑی علاقوں میں رہنے والے شہریوں کو وقت پر اور مناسب دباؤ سے صاف پانی مہیا کیا جائے، ان علاقوں میں پمپنگ اسٹیشنز اور پانی کی ٹنکیاں قائم کرنے کا عمل فوری شروع کیا جائے، اور پانی کی فراہمی کو منظم، منصوبہ بند اور مستقل بنایا جائے۔ اگر انتظامیہ نے فوری طور پر مثبت قدم نہ اٹھایا تو نیشنلسٹ کانگریس پارٹی شرد پوار گروپ کی جانب سے شدید احتجاجی تحریک شروع کی جائے گی، جس کی تمام تر ذمہ داری میونسپل انتظامیہ پر عائد ہوگی۔ ایڈوکیٹ امول ماتلے نے کہا کہ ہمیں خیرات نہیں، انصاف چاہیے! ہمیں بھیک نہیں، اپنا حق چاہیے۔ صاف پانی ہمارا بنیادی حق ہے۔ اس احتجاجی ملاقات کے موقع پر یوتھ کانگریس مشرقی ممبئی کے صدر کیلاش کوشر، ممبئی جنرل سکریٹری عمران تڑوی، سیکریٹری حنیف پٹیل، گھاٹکوپر تعلقہ صدر پرشانت کالیکر، کارگذار صدر اکشے کھلارے، چندیولی تعلقہ صدر قطب عالم شاہ، تعلقہ صدر انور دلوی، جنرل سیکریٹری راہول ٹیلیکر، وارڈ صدر مبارک شیخ اور خلیل ماموشیخ سمیت متعدد عہدیداران بڑی تعداد میں موجود تھے۔

مہاراشٹر قانون ساز کونسل کے صدر پروفیسر رام شندے کا ناندیڑ دورہ

ناندیڑ، 11 اپریل: مہاراشٹر قانون ساز کونسل کے صدر پروفیسر رام شندے اتوار، 13 اپریل 2025 کو ناندیڑ ضلع کے دورے پر آئیں گے۔ ان کا دورہ پروگرام درج ذیل ہوگا:- اتوار، 13 اپریل 2025 کو صبح 11 بجے شرڈی ایئرپورٹ سے نجی طیارے کے ذریعے ناندیڑ روانگی۔

- صبح 11:45 بجے ناندیڑ ایئرپورٹ پر آمد۔
- دوپہر 12 بجے ناندیڑ ایئرپورٹ سے سرکاری گاڑی کے ذریعے تخت سچکھنڈ شری حضور صاحب گردوارہ ناندیڑ روانگی۔
- دوپہر 12:15 بجے تخت سچکھنڈ شری حضور صاحب گردوارہ ناندیڑ پر آمد اور درشن کے لیے وقت مختص۔
- دوپہر 12:30 بجے تخت سچکھنڈ شری حضور صاحب گردوارہ ناندیڑ سے سرکاری گاڑی کے ذریعے کوٹھا ناندیڑ روانگی۔
- دوپہر 12:45 بجے ایکناتھ دھمنے کی رہائش گاہ پر وقت مختص۔
- دوپہر 1 بجے سرکاری گاڑی کے ذریعے ماتوشری منگل کاریالیہ کوٹھا ناندیڑ روانگی۔
- دوپہر 1:15 بجے ماتوشری منگل کاریالیہ کوٹھا ناندیڑ پر آمد اور صدر کے عہدے پر منتخب ہونے پر دھنگر سماج اور ناندیڑ ضلع مہایوتی کی جانب سے منعقدہ استقبالیہ تقریب میں شرکت۔
- دوپہر 2:30 بجے سرکاری گاڑی کے ذریعے وشنوپوری ناندیڑ روانگی۔
- دوپہر 2:40 بجے وشنوپوری ناندیڑ پر آمد اور ساہوگ تعلیمی کمپلیکس کا دورہ۔
- دوپہر 3:15 بجے سرکاری گاڑی کے ذریعے سرکاری گیسٹ ہاؤس ناندیڑ روانگی۔
- دوپہر 3:30 بجے سرکاری گیسٹ ہاؤس ناندیڑ پر آمد اور وقت مختص۔
- شام 4 بجے سرکاری گاڑی کے ذریعے ناندیڑ ایئرپورٹ روانگی۔
- شام 4:15 بجے ناندیڑ ایئرپورٹ پر آمد۔
- شام 4:30 بجے ناندیڑ ایئرپورٹ سے نجی طیارے کے ذریعے پونے ایئرپورٹ روانگی۔

ناندیڑ ضلع کے لیے محکمہ موسمیات کی وارننگ اتوار اور پیر کیلئے یلو الرٹ جاری کیا گیا

ناندیڑ: 11/اپریل:- علاقائی موسمیاتی مرکز ممبئی کے مشورے کے مطابق، ناندیڑ ضلع کے لیے دو دن، 13 اور 14 اپریل کے لیے پیلے رنگ کا الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ ان دو دنوں کے دوران 30 سے 40؟؟ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہواؤں کے چلنے کا زیادہ امکان ہے، ہلکی سے درمیانی بارش کے ساتھ ضلع میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ تمام متعلقہ ادارے اور عوام اس قدرتی آفت کے حوالے سے احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔ ضلعی انتظامیہ نے شہریوں سے احتیاطی تدابیر کے طور پر درج ذیل احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی اپیل کی ہے۔

بھارت کی الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ اور برآمدات میں تیزی

نئی دہلی۔ 11 اپریل۔ ایم این این۔ بھارت کی الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ اور برآمدات میں حالیہ برسوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے، جس کا سہرا حکومت کی جانب سے متعارف کرائی گئی نئی پالیسیوں اور اقدامات کو جاتا ہے۔ ان پالیسیوں کا مقصد ملک کو الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ کا عالمی مرکز بنانا اور درآمدات پر انحصار کم کرنا ہے۔ وزارتِ الیکٹرانکس و آئی ٹی (MeitY) نے حال ہی میں الیکٹرانکس کمپونینٹس مینوفیکچرنگ اسکیم کا اعلان کیا ہے، جس کا مقصد ملک میں کمپونینٹس کی پیداوار کو فروغ دینا اور ویلیو چین کو مضبوط بنانا ہے۔ گزشتہ مالی سال میں بھارت کی اسمارٹ فون برآمدات 2 لاکھ کروڑ روپے سے تجاوز کر گئیں، جن میں سے 1.5 لاکھ کروڑ روپے صرف آئی فون کی برآمدات تھیں۔

سابقہ صدرِ مدرس الحاج محمد زین الدین کی تعلیمی و دینی خدمات کو خراجِ عقیدت

ناندیڑ (راست): مدینۃ العلوم ناندیڑ کے سابق صدرِ مدرس الحاج محمد زین الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی علمی، دینی اور رفاہی خدمات کو شہر کے علمی و دینی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ان کی وفات کے بعد بھی ان کی یادیں اہلِ علم و طلبہ کے دلوں میں زندہ ہیں۔ زین الدین صاحب نے کئی دہائیوں تک تدریس کے شعبے سے وابستہ رہ کر طلبہ کی علمی و اخلاقی تربیت کی۔ ان کی قیادت میں مدینۃ العلوم ناندیڑ نے علمی ترقی کی کئی منازل طے کیں۔ ان کا اندازِ تدریس سادہ مگر دلنشین ہوتا تھا۔ وہ ہمیشہ طلبہ کی فکری، دینی اور اخلاقی تربیت پر زور دیتے رہے۔ علمی میدان کے ساتھ ساتھ دینی خدمات میں بھی ان کا کردار نمایاں رہا۔ انہوں نے قرآن و سنت کی روشنی عام کرنے، مساجد و مدارس کے قیام اور دعوت و تبلیغ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ان کے دروس اور بیانات نہ صرف علمی ہوتے بلکہ روحانی سکون کا ذریعہ بھی بنتے۔ ان کی زندگی کا ایک اور نمایاں پہلو ان کا رفاہی و فلاحی جذبہ تھا۔ مستحق طلبہ کی کفالت، یتیموں کی مدد، بیواؤں کی اعانت اور غرباء کو راشن کی فراہمی جیسے کام وہ خاموشی سے انجام دیتے رہے۔ رمضان، عید اور دیگر مواقع پر ان کا گھر خیرات و صدقات کا مرکز بن جاتا۔ شہر کے کئی معززین، اساتذہ، علما اور سابق طلبہ نے ان کی خدمات پر خراجِ عقدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ: "زین الدین صاحب کی شخصیت علم، تقویٰ اور خدمتِ خلق کا حسین امتزاج تھی۔ وہ ایک عہد ساز استاد تھے جن کی کمی ہمیشہ محسوس کی جاتی رہے گی۔" ان کی یاد میں ایک تعزیتی جلسے کا بھی انعقاد کیا گیا، جس میں ان کے تلامذہ اور ادارے سے جڑے افراد نے شرکت کی اور ان کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔ ان کی زندگی ہمارے لیے ایک مشعلِ راہ ہے، اور ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے ان کے درجات کو بلند فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ اس طرح کا پریس نوٹ نویدِ احمد قریشی معلم قریشیہ ہائی اسکول ناندیڑ نے جاری کیا ہے۔

ضلع کے تاجر برآمدات میں پیش پیش رہیں۔ ڈسٹرکٹ کلکٹر

ڈسٹرکٹ انویسٹمنٹ کونسل میں 134 ایم او یوز پر دستخط کیے گئے

ناندیڑ: 11 اپریل:- ضلع کے تاجروں کو چاہیے کہ وہ برآمدی صنعتیں بنائیں اور ضلع سے زیادہ سے زیادہ برآمد کریں۔ ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے نے زور دے کر کہا کہ زیادہ سے زیادہ شہری چیف منسٹر ایمپلائمنٹ جنریشن پروگرام اسکیم کا فائدہ اٹھائیں اور صنعتیں لگائیں، تاکہ مقامی لوگوں کو روزگار کے مواقع میسر ہوں۔ آج ضلع صنعتی مرکز کی جانب سے تلسی کمفرٹ میں ضلعی سطح کی سرمایہ کاری کانفرنس-2025 کا اختتام ہوا، وہ اس تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر محکمہ ریونیو کے جوائنٹ سکریٹری سنجے انگلے، نابارڈ کے ضلع منیجر دلیپ دمایاور، میتری سیل کے نوڈل آفیسر ساگر اوٹی، ایم آئی ڈی سی کے ڈویژنل آفیسر دھنجے انگلے، معروف بینک منیجر آلوک ناتھ شرما، ایکسپورٹ کنسلٹنٹ آکاش ڈھگے، تحصیلیش کرالے، سرکاری محکموں کے ملازمین، انجمن تاجران کے مختلف عہدیداروں کے طور پر موجود تھے۔ بینک، تاجر، برآمد کنندگان، تاجر وغیرہ موجود تھے۔ اس سرمایہ کاری کانفرنس میں، مفاہمت ناموں پر دستخط کے ساتھ ساتھ، ماہرین نے صنعت سے متعلق مختلف موضوعات جیسے کہ برآمدی شعبے میں مختلف مواقع، مارکیٹنگ، اور مختلف سرکاری اسکیموں پر رہنمائی فراہم کی۔

میانمار میں ہندوستان لہ فیلڈ ہسپتال زلزلے کی امدادی کوششوں میں 1,651 مریضوں کا علاج کیا

منڈالے (میانمار)، 11 اپریل۔ ایم این این۔ ہندوستان آپریشن برہما کے ایک حصے کے طور پر میانمار میں تباہ کن زلزلے کے بعد امدادی سرگرمیوں میں سرگرمی سے مصروف ہے، ہندوستانی فوج نے ملک کے سب سے زیادہ متاثرہ شہر منڈالے میں واقع اس کے فیلڈ اسپتال میں اہم امداد فراہم کی۔ 9 اپریل تک، آرمی فیلڈ ہسپتال میں کل 1,651 مریضوں کا علاج کیا گیا، صرف اسی دن 281 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ فوج کی طرف سے جاری کردہ ایک ریلیز کے مطابق ہسپتال نے سات بڑی اور 38 چھوٹی سرجری بھی کیں۔ اس کے علاوہ، ایک ہندوستانی آرمی انجینئر ٹیم (ER19) نے منڈالے سے دارالحکومت، نی پی تاو کا سفر کیا، جہاں انہوں نے میانمار کی تعمیراتی وزارت کے حکام سے ملاقات کی تاکہ منتخب عمارتوں کے انہدام کا جائزہ لیا جا سکے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔